COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

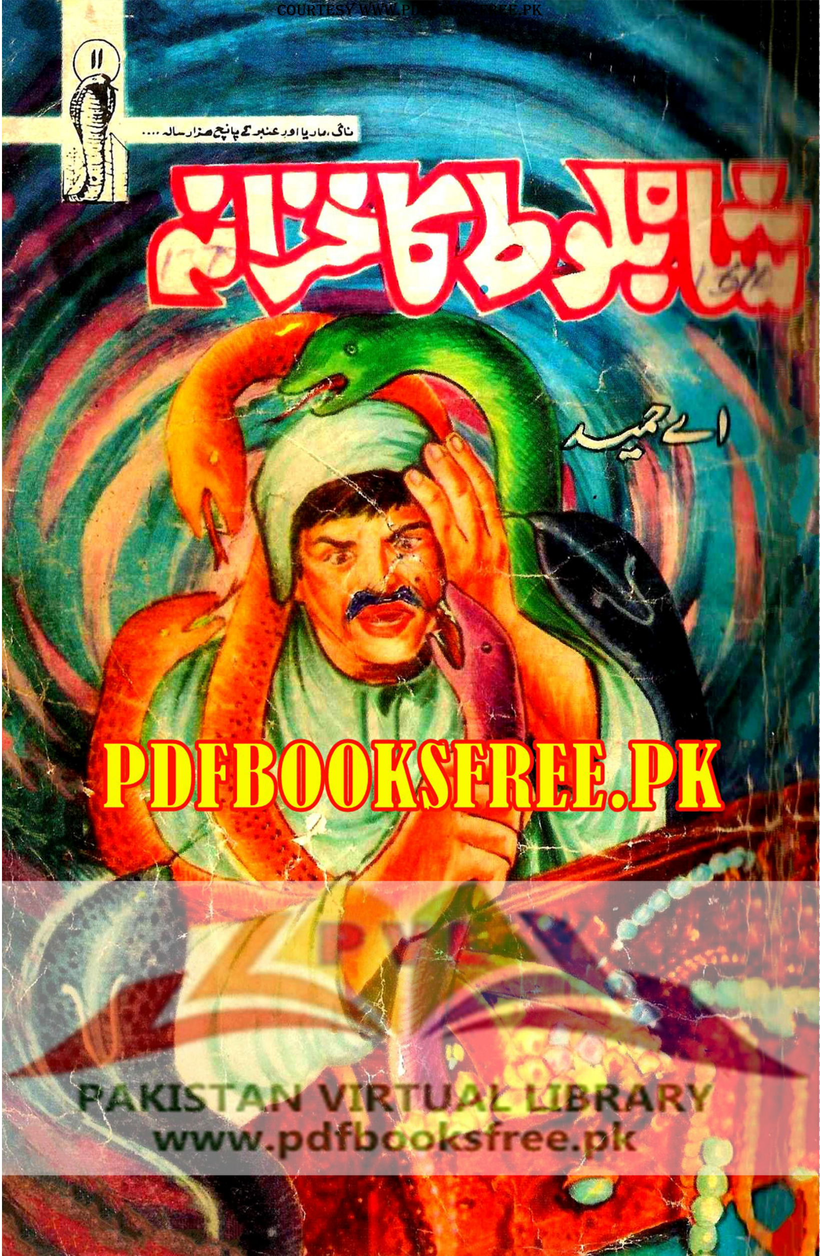

PDFBOOKSFREE.PK
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو،

ماریا نیلی آنکھوں والے معصوم لڑکے کو موت کے منہ سے بچا کر فرار ہوتی ہے — واپسی پر اُسے دو تبتی راہب ملتے ہیں جو ماریا کو دیکھ لیتے ہیں اور ان کی ساری طاقتیں ختم کر دیتے ہیں — ماریا ان کے قبضے میں آ جاتی ہے — دونوں راہب جادوگر ہیں۔ وہ ماریا سے ایک کام لینا چاہتے ہیں — انھوں نے پہاڑی کے غار میں سپین کے بادشاہ کی شہزادی کا سر کاٹ کر اس کی لاش کو ایک تابوت میں بند کر کے تہ خانے کی چھت سے لٹکا رکھا ہے —

وہ ماریا کو اس تابوت کے پاس لے جاتے ہیں۔ پھر اُس کے سنہری بال کاٹ کر ان پر جادو کرتے ہیں اور ماریا کے بے ہوش جسم کو تابوت کے اندر ڈال دیتے ہیں — اُسی وقت تابوت میں سے کٹے ہوئے سر والی شہزادی کی لاش باہر نکل کر سامنے کھڑی ہو جاتی ہے — اور راہبوں کو دیکھ کر اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر کہتی ہے، "تم لوگ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہو؟" اس کے بعد راہب جادوگروں نے کیا جواب دیا —

یہ آپ خود پڑھیے گا تو زیادہ لطف اٹھائیں گے —

سرکولیشن اینڈ پروڈکشن انچارج
جلال انور

قیمت پانچ روپے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اول : ستمبر ۱۹۸۰ء
تعداد : ۱۰ ہزار

نیا مکتبہ اقراء ۱۲۰۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع : النجدہ پرنٹرز لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

تابوت کا راز
سرکٹی شہزادی
دو قبریں
طلالہ کی رُوح
شاہ بلوط کا خزانہ

تابُوت کا راز

ماریا کنوئیں کے اندر گرتی جا رہی تھی —

نیلی آنکھوں والا شالانگ اس کی گود میں تھا۔ آخر اُس کے پاؤں کنوئیں کی تہہ میں کسی سخت چیز سے ٹکرا کر رُک گئے —

اس نے دیکھا کہ وہ اندھیرے کنوئیں کی تہہ میں بکھرے ہوئے پتھروں پر کھڑی ہے — اُسے چڑیل کی آواز ابھی تک کنوئیں کے اوپر سے آ رہی تھی — چڑیل عورت کنوئیں کے اوپر کھڑی ڈراؤنی آوازیں نکال رہی تھی — ماریا نیلی آنکھوں والے بچے شالانگ کی زندگی کو اس چڑیل سے بچانا چاہتی تھی جو اُسے نظر آ رہا تھا —

ماریا اندھیرے میں سب کچھ دیکھ رہی تھی — اس نے اُوپر نگاہ اُٹھائی تو خوف سے اس کا جسم برف ہو گیا — چڑیل نے بھی کنوئیں میں چھلانگ لگا دی تھی — اور آہستہ آہستہ نیچے ہوا میں تیرتی ہوئی اُتر رہی تھی —

اب کیا کرے؟ بچے کو اُس چڑیل کے پنجے سے کیسے بچائے؟ کیا چڑیل کا مقابلہ کرے؟ ماریا اچھی طرح جانتی تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ وہ چڑیل کو ہلاک کر ڈالے گی — مگر اس طرح سے بچے کے بھی ہلاک ہو جانے کا ڈر تھا — چڑیل لڑائی میں بچے پر جھپٹا مار کر اُسے ہلاک کر سکتی تھی — یہی وجہ تھی کہ ماریا چڑیل سے دُور بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ماریا نے کنوئیں کی دیواروں کو غور سے دیکھا — ایک جگہ دیوار کو جھاڑی نے ڈھانپ رکھا تھا — ماریا نے جھاڑیاں پرے ہٹائیں تو اس کے پیچھے دیوار میں ایک سوراخ دکھائی دیا — یہ سوراخ اتنا بڑا تھا کہ اس میں سے آدمی گزر سکتا تھا — ماریا کو اور کچھ نہ سوجھی، بس بچے کو لے کر سوراخ میں گھس گئی — یہاں اُسے کسی درندے کے غرّانے کی آواز آئی — وہ ایک تنگ راستے میں آ گئی — اُسے یہاں سر جھکا کر چلنا پڑ رہا تھا — ماریا کے پاؤں جھاڑیوں سے ٹکرا رہے تھے —

درندے کے غرّانے کی آواز اور قریب ہو رہی تھی۔ ماریا کو محسوس ہوا کہ وہ کسی بہت بڑے پتھر کی دیواروں والے تہہ خانے میں آ گئی ہے، جس کے ایک جانب سیڑھیاں اُوپر چھوٹے سے دروازے کو جاتی ہیں —

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی تو اچانک ایک طرف سے دو عجیب و غریب مینڈک نما درندے ڈکارتے اور ناک سے آگ کے شعلے نکالتے اس کی طرف بڑھے — ماریا نے بچے کو کاندھے پر رکھا اور چھلانگ لگا

کر ہوا میں اچھل گئی — وہ اچھل کر سیڑھیوں پر آ چکی تھی — درندے، پھنکارتے اور آگ کی چنگاریاں اڑاتے اس کے پیچھے لپکے —

ماریا سیڑھیوں کے اوپر پہنچ کر دروازے کو توڑنے کی کوشش کر رہی تھی — شالانگ کو اُس نے اپنے خاص جادو سے بے ہوش کر رکھا تھا، تاکہ وہ ڈر کر شور نہ مچانا شروع کر دے۔ درندے سیڑھیوں کی طرف لپکے — اتنے میں پیچھے سے چڑیل کی آواز آئی — درندے اوپر چڑھتے چڑھتے وہیں رک گئے۔ انہوں نے اپنی موٹی موٹی گردنیں موڑ کر اپنے تیز نوکیلے دانت نکالتے ہوئے چڑیل کو دیکھا تو غضب ناک ہو کر اُس پر حملہ کر دیا —

چڑیل بھی ہوشیار ہو چکی تھی — ایک درندہ اچھل کر چڑیل پر گرا اور اس کی گردن دبوچ لی — چڑیل نے منتر پڑھ کر پھونک مار دی — چڑیل کے منہ سے ایک نیلے رنگ کا شعلہ نکلا جس نے درندے کو جلا کر راکھ کر دیا — دوسرے درندے نے چڑیل کو دوسری بار منتر پڑھنے کی مہلت نہ دی — اس نے چڑیل کی گردن کو اپنے جبڑوں میں لے کر چبا ڈالا — چڑیل نے ایک ایسی دہشت ناک چیخ ماری کہ تہہ خانہ دہل گیا — پتھروں کی بڑی بڑی سلیں اپنی اپنی جگہوں سے ہل گئیں —

چڑیل مر گئی تھی — اس کا سر درندے نے نگل لیا تھا اور اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اُس کا باقی جسم نگلنے کی کوشش کر رہا تھا — ماریا نے خدا کا شکرادا کیا کہ اس بلا سے اس کی جان چھوٹی — گر چڑیل کو نگلنے کے بعد درندے نے اپنی سرخ دہکتی آنکھوں سے ماریا کو دیکھا اور اس کی طرف لپکا — وہ ڈکار رہا تھا اور نتھنوں سے چنگاریاں اُڑا رہا تھا — ماریا بچے کے ساتھ دروازے کے درمیان سے دوسری طرف گزر گئی —

آگے سیڑھیاں تھیں جو اُوپر ایک اور دروازے کی طرف جاتی تھیں — اسی طرح تین دروازوں سے نکل کر ماریا زمین کے اوپر اسی پرانے مندر کے ہال کمرے میں آگئی جس کے کنوئیں میں اُس نے چھلانگ لگائی تھی ۔ چڑیل مرچکی تھی ۔ اب شالانگ کو کوئی خطرہ نہیں تھا — ماریا مندر سے نکل کر شالانگ کے ماں باپ کے گھر کی طرف روانہ ہوگئی — اُس نے بچے کو اس کے گھر کے اندر لاکر زمین پر بچھی ہوئی رضائی پر ڈال دیا —

اپنے بچے کو دوبارہ پاکر ماں باپ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے — بے اختیار ہوکر بچے کو چومنے اور سینے سے لگا لیا — خدا کا شکر ادا کیا کہ ان کی نیلی آنکھوں والا بیٹا انہیں پھر سے مل گیا — ماریا ان کو نظر نہیں آرہی تھی — وہ اُسے نہیں دیکھ سکتے تھے —

ماریا نے اُس کی ماں سے کہا :

"سُنو، میری بات غور سے سُنو، میں کوئی روح یا بد روح نہیں ہوں، جو چڑیل تمہاری بہن کا رُوپ بدل کر آئی تھی، مر چکی ہے — اب تمہارے بچے کی زندگی خطرے میں نہیں ہے ۔ میں اُسے چڑیل کے پنجے سے نکال کر لے آئی ہوں — تمہاری امانت تمہیں واپس دیے جا رہی ہوں، خدا حافظ ۔"

شالانگ کے ماں باپ خوف سے سہم گئے — وہ ایک ایسی عورت کی آواز سُن رہے تھے جو انہیں دکھائی نہیں دیتی تھی — انہوں نے ماریا سے معافی مانگی اور کہا کہ اُن سے بھول ہوگئی —

"ہمیں معاف کردو، اے نیک دل خاتون ۔"

ماریا نے کہا :

"میں نے تمہیں معاف کیا، لیکن شالانگ کی زندگی ابھی خطرے سے باہر نہیں ہوئی — ہندوستان کا کالا جادو گر اس کی نیلی آنکھوں کے پیچھے لگا ہوا ہے — اس لیے تمہیں بچے کے بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے ۔"

شالانگ کے باپ نے تبتی زبان میں کہا :

"میں کیا احتیاط کر سکتا ہوں بہن، ہم غریب لوگ ہیں ۔ شالانگ کو کہیں تہ خانے میں نہیں چھپا سکتا ۔"

ماریا نے کہا :

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"آپ اسے لے کر کچھ عرصے کے لیے اُوپر کسی مندر میں چلے جائیں — اوپر برفانی پہاڑوں میں کالے علم کے جادوگر نہیں جایا کرتے — انہیں اپنے کالے علم کے لیے گرم علاقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔"

شالانگ کے ماں باپ کو ضروری احتیاط کی باتیں بتا کر وہ اس قصبے سے باہر آگئی — اور اس نے عظیم ناگ مندر کی طرف اپنا سفر شروع کر دیا — وہ بہت تیز سفر کر رہی تھی۔ اور ہوا میں ایک ایک فرلانگ کی چھلانگ لگا کر اُڑتی ہوئی جا رہی تھی — ایک دن اور ایک رات میں وہ برفانی پہاڑوں میں ایک ایسی جگہ پہنچ گئی، جہاں اُوپر ایک پہاڑی پر کسی محل کا سنہری گنبد دن کی روشنی میں چمک رہا تھا —

دھوپ بڑی پھیکی پھیکی تھی — برف چاروں طرف بکھری ہوئی تھی — ٹنڈ منڈ درخت برف میں لپٹے ہوئے تھے — ماریا سمجھی کہ شاید یہی ناگ دیوتا کا مندر ہے اور عنبر اُسے وہیں ملے گا — اس خیال کو دل میں لے کر وہ سنہری گنبد والے محل کی طرف روانہ ہوئی — ابھی وہ مندر سے کوئی ایک فرلانگ دُور تھی کہ اس نے دو بھکشو دیکھے جو سروں پر لال نوکیلی گرم ٹوپیاں اور لمبے چغے پہنے اُوپر محل کو جانے والے برفانی راستے سے نیچے اُتر رہے تھے — جن کے متعلق ماریا کو بعد میں معلوم ہوا کہ ان کی عمریں تین تین سو سال سے زائد ہو گئی ہیں۔

ماریا بھی اسی طرف جا رہی تھی — جب ماریا اُن کے قریب سے گزری تو ماریا نے دیکھا کہ دونوں کی شکلیں چپٹی چینیوں جیسی ہیں اور تیکھی آنکھوں سے عجیب سی روشنی نکل رہی ہے۔ اچانک دونوں بھکشو یعنی بُدھ پادری اپنی جگہ پر رُک گئے اور گردن موڑ کر انہوں نے جیسے ماریا کو دیکھا — ماریا گھبرا سی گئی —

کیا ان راہبوں نے بھی اُسے دیکھ لیا تھا؟ ماریا نے سوچا۔

اُن میں سے ایک بھکشو بولا:

"یہ لڑکی ہمارے بہت کام آسکتی ہے۔"

"ہاں، یہ بہت کام آئے گی۔"

"تو پھر کیا خیال ہے؟"

"بڑا اچھا خیال ہے — اسے پکڑ کر قید کر لو۔"

ماریا اور زیادہ گھبرا گئی — ایک تو اس خیال سے کہ ان دونوں نے اُسے دیکھ لیا تھا — دوسرے وہ اُسے قید کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے —

ماریا نے اُڑ کر وہاں سے بھاگنا چاہا، مگر جیسے زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لیے — وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ آگے بڑھ سکی اور نہ اُوپر اُٹھ سکی — اُس پر جیسے کسی نے زبردست جادو کر دیا تھا۔ اس کے پاؤں جیسے پتھر بن گئے تھے۔ ایک ایک من کے ہو گئے تھے —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلا راہب بولا :

"اے لڑکی، ہم نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔۔ اب تم ہماری قید میں ہو، تم یہاں سے ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتیں ۔۔"

ماریا نے کہا :

"تم لوگ کون ہو اور مجھے کس لیے قید کیا ہے ؟"

دوسرا راہب بڑی مکروہ ہنسی ہنس کر بولا :

"ہم نے تم سے ایک کام لینا ہے۔۔ ہم ایک ایسی عورت کی تلاش میں تھے کہ جو غیبی ہو اور کسی کو دکھائی نہ دیتی ہو۔۔"

پہلا راہب بھی کھی کھی کرکے ہنسا اور بولا :

"اب تم ہمارے قبضے میں ہو۔"

پھر دونوں راہب ماریا کے قریب آگئے۔۔ ماریا کے بال سنہری تھے۔۔ اور بڑے لمبے تھے۔۔ اس نے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کہا :

"یہ بال بھی ہمارے بڑے کام آئیں گے۔"

دوسرا راہب بولا :

"کیوں نہیں ؟ ان سنہری بالوں پر بڑا اچھا جادو چلے گا۔"

پھر پہلا راہب ماریا کے بالکل قریب آگیا۔۔ دوسرے نے کہا :

"دیکھتے کیا ہو، اسے بے ہوش کرکے لے چلو۔۔"

ماریا نے چیخ مار کر کہا :

"نہیں نہیں، تم مجھے اس طرح بے ہوش کرکے نہیں لے جا سکتے۔۔ میں اپنے بھائی عنبر کی تلاش میں ہوں۔ مجھے جانے دو۔"

دوسرا راہب قہقہہ مار کر ہنسا :

"ہم اسے بھی پکڑ کر تمہارے پاس لے آئیں گے۔۔ ہمیں اس کی بھی تلاش تھی۔۔ اچھا ہوا کہ تم نے خود ہی اس کے بارے میں بتا دیا۔"

اور پھر، ایک راہب نے اپنا ایک بازو اوپر اٹھا کر اپنی تیز لمبی لمبی انگلیوں کا اشارہ ماریا کی آنکھوں کی طرف کیا اور ماریا کو بالکل ہوش نہ رہا کہ وہ کہاں ہے۔ کس جگہ ہے۔ اس کی آنکھوں کے آگے لال لال ستارے پھلجھڑیوں کی طرح ٹوٹے اور پھر ایک ایک کرکے بجھتے چلے گئے۔ ماریا پوری طرح بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ دونوں راہبوں نے اسے اٹھایا اور اوپر سنہری گنبد والے محل کی طرف چل دیے۔۔

ماریا کو ہوش آیا تو وہ ایک اندھیری اور ٹھنڈی کوٹھڑی میں تھی۔۔ وہ زمین پر بچھے گھاس پھونس پر لیٹی تھی۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔ اب وہ چل پھر سکتی تھی۔ کوٹھڑی کا کوئی دروازہ، کھڑکی یا روشندان نہیں تھا۔۔ کونے سے اوپر چھت کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ کسی اندھیرے کنوئیں میں سے کسی کو بُلا رہی ہے اور کبھی ایسے سُنائی دیتا، جیسے وہ بین کر رہی ہے ۔

ماریا نے تابوت کے ڈھکنے پر کان لگا دیا — آواز اُسی تابوت کے اندر سے آ رہی تھی — ماریا اس راز کو حل کرنا چاہتی تھی — اُس نے ڈھکنے کو کھولنے کی کوشش کی — ڈھکنا مُردے کے سرہانے کی طرف بڑے آرام سے اُوپر اُٹھ آیا — ماریا نے سر آگے کر کے جھک کر تابوت کے اندر دیکھا — اس کی رُوح کانپ اُٹھی —

تابوت کے اندر ایک عورت کا کٹا ہوا سر رُوئی کے گدے پر رکھا تھا، یہ وہی سر تھا، جس کی تصویر تابوت کے باہر بنی ہوئی تھی — اس کے بالوں میں سرخ خون جما ہوا تھا — آنکھوں میں لوہے کے دو کیل ٹھکے تھے اور کٹے ہوئے ہونٹوں پر خون کے قطرے جم چکے تھے ۔

مُردہ سر کے ہونٹوں کے اندر سے سسکیوں کی دھیمی دھیمی آواز آ رہی تھی — ماریا اگر دل گُردے والی بہادر لڑکی نہ ہوتی تو غش کھا کر پیچھے گر پڑتی اور شاید اس کا ہارٹ فیل بھی ہو جاتا مگر اس نے حوصلہ کیے رکھا اور عورت کے کٹے ہوئے سر کو غور سے دیکھنے لگی — اس عورت کی شکل دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ وہ پرانے زمانے کی کوئی شہزادی ہے جس کا سر کاٹ کر ان

ایک سوراخ تھا جس میں سے روشنی کی ایک لکیر کوٹھڑی کے اندھیرے کو تھوڑا تھوڑا روشن کر رہی تھی — ماریا جس چیز کو دیکھ کر حیران ہوئی، وہ ایک لمبا تابوت نما صندوق تھا جو لوہے کی موٹی زنجیر کے ساتھ چھت سے لٹک رہا تھا اور زمین سے دو تین فٹ اُونچا تھا — ایک بانس کی چھوٹی سی سیڑھی صندوق کے ساتھ لگی تھی —

ماریا نے ایک دفعہ پھر اژدہا کے دیئے ہوئے سرے کو ہاتھ میں لیا اور کہا کہ میرے عظیم ناگ بھائی کے دوست اژدہا میری مدد کر۔ ماریا نے دیکھا کہ سرے میں کوئی حرکت نہ پیدا ہوئی ۔

ماریا پریشان ہو گئی۔ کیونکہ اس کی طاقت کے ساتھ ساتھ مدد دینے والی اژدہا کی طاقت بھی چھین لی گئی تھی۔ اس نے ایک دیوار کے اندر سے گزر جانے کی کوشش کی تو دیوار کے پتھروں سے ٹکرا کر واپس آ گئی۔ اُس نے چھلانگ لگا کر کوٹھڑی میں اُڑنا چاہا، مگر زمین پر گر پڑی — اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے — اپنی بےبسی اور مجبوری پر —

اُس کے دل میں خیال آیا کہ اب جو ہو گا، دیکھا جائے گا۔ کم از کم یہ تو معلوم کیا جائے کہ اس صندوق میں کیا ہے؟ اس تابوت کا راز کیا ہے؟

وہ بانس کی سیڑھی چڑھ کر صندوق کے قریب آ گئی- اندھیرے اور ہلکی ہلکی روشنی میں تابوت کے ڈھکن پر بنا ہوا تابنے کا ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسانی سر کا نشان تھا — اس سر کی آنکھوں میں لوہے کے کیل ٹھکے ہوئے تھے — سر کسی عورت کا تھا — جس کے کٹے ہوئے ہونٹوں پر خون کے قطروں کے نشان بنے ہوئے تھے —

ماریا سے چونکہ اس کی طاقت چھن گئی تھی، اس لیے اس کے اندر انسانی خوف آ گیا تھا، لیکن چونکہ وہ ایک بہادر لڑکی تھی اور بڑی بڑی مصیبتوں سے گزر چکی تھی، اِس لیے اُس نے دل نہیں ہارا تھا — اور وہاں سے نکل بھاگنے کی پوری کوشش کرنا چاہتی تھی — اُسے یقین تھا کہ وہ ایک دفعہ ان جادوگر راہبوں کے پنجے سے نکل گئی تو اس کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جائے گی —

ماریا کو کوٹھڑی میں ایک آواز سُنائی دی —

یہ آواز کسی عورت کی تھی جو درد کی وجہ سے ہولے ہولے کراہ رہی تھی — آواز بڑی درد انگیز، رونگٹے کھڑے کر دینے والی اور مدھم مدھم تھی، جیسے کسی گہرے کنویں کے اندر سے آ رہی ہو — ماریا نے کان لگا کر عورت کی آواز کو سُنا تو وہ دہشت زدہ ہو گئی — کیونکہ آواز اس تابوت کے اندر سے آ رہی تھی، جس کے پاس وہ بانس کی سیڑھی لگا کر کھڑی تھی —

یہ ایک عجیب آواز تھی — کبھی ایسے لگتا جیسے کوئی عورت مٹی کے نیچے دبی سسکیاں بھر رہی ہے، کبھی ایسے لگتا کہ جیسے

جادوگر راہبوں نے تابوت میں بند کر رکھا ہے — ماریا کی سمجھ میں بات نہیں آ رہی تھی کہ آخر یہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟

کوٹھڑی میں اچانک روشنی تیز ہو گئی — ماریا جلدی سے سیڑھی سے اُتر کر وہیں آ کر بیٹھ گئی، جہاں سے وہ اُٹھ کر گئی تھی — دیوار میں ایک جگہ گول دروازہ سا بن گیا — اس دروازے میں سے وہی دونوں خبیث جادوگر راہب اندر آ گئے — اس وقت انھوں نے لمبی سیاہ ٹوپی اور لمبا سیاہ چغہ پہن رکھا تھا — ان کے لباس پر عجیب عجیب جادو کی شکلیں بنی ہوئی تھیں — ایک جادوگر راہب نے تھیلا اٹھا رکھا تھا —

وہ سیدھے ماریا کے قریب آئے — دونوں ماریا کو گھور کر دیکھنے لگے — پھر وہ ہنسے، تابوت کی طرف دیکھ کر ایک راہب نے کہا:

"ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے — یہ موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا —"

"شروع کرو —"

ماریا پریشان ہو گئی کہ یہ اُس کے ساتھ اب کیا کرنے والے ہیں — اُس نے زندگی میں کبھی اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ اس وقت اپنے آپ کو کر رہی تھی — یہ دونوں جادوگر راہب اُسے دیکھ بھی رہے تھے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انہوں نے اس کی طاقت بھی چھین لی تھی — اب خدا جانے اس کے ساتھ کیا کرنے والے تھے —

ماریا نے کہا :

"میں جانتی ہوں، تم دونوں شیطان کے چیلے ہو اور تمہارا ارادہ میرے بارے میں نیک نہیں ہے۔ لیکن میں تمہیں آخری بار کہہ رہی ہوں کہ اگر مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو یاد رکھو، میں اس دنیا میں اکیلی نہیں ہوں — میرا ایک بھائی ایسا ہے کہ وہ تمہیں ایک پل میں موت کی نیند سُلا دے گا —"

جادوگر راہب خاموشی سے ماریا کو گہری تیز آنکھوں سے گھورتے رہے — انہوں نے کوئی جواب نہ دیا — اصل میں اس وقت وہ جادو کے منتر پڑھ رہے تھے — انہیں ماریا کے واویلا کی کوئی پروا نہیں تھی —

ماریا نے اُٹھ کر وہاں سے بھاگنے کی ایک آخری کوشش کی، کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ خبیث شیطان اپنے ارادے سے باز نہیں آئیں گے — ماریا نے بھاگ کر دیوار میں سے گزر جانے کی کوشش کی، جس طرح کہ وہ پہلے دیوار میں سے گزر جایا کرتی تھی، لیکن وہ دیوار سے ٹکرا کر گر پڑی — اس کے ساتھ ہی ایک جادوگر راہب نے تھیلے میں سے لوہے کی ایک کیل نکالی منتر پڑھ کر اس پر پھونکا اور ماریا کی طرف زور سے اُچھال دی۔

لوہے کی کیل سیدھی ماریا کے ماتھے پر آ کر لگی اور اس کی پیشانی میں دھنس گئی — ماریا ایک بار پھر غش کھا کر گر پڑی۔ دونوں جادوگر اُسے گھسیٹ کر گھاس کے بستر پر لے آئے۔ پھر انہوں نے ماریا کے سر کے سارے سنہری بال مونڈ کر اس کا ایک گچھا بنا لیا — تھیلے میں سے ایک سیاہ رنگ کی ڈبیا نکال کر اس میں سے ایک سرخ فیتہ نکال کر بالوں کا گچھا اس میں لپیٹ دیا — اس کے بعد وہ ماریا کو اُٹھا کر تابوت کے اوپر لے گئے — تابوت کا ڈھکنا کھول دیا گیا — ایک جادوگر راہب نے عورت کا کٹا ہوا سر باہر نکال لیا۔ دوسرے نے اپنے ساتھی کی مدد سے بے ہوش ماریا کے جسم کو تابوت کے اندر اچھی طرح سے سیدھا لٹا دیا —

اب انہوں نے ایسا کیا کہ عورت کا کٹا ہوا سر ماریا کے سینے کے اُوپر رکھ کر تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا — نیچے اُتر کر انہوں نے بانس کی سیڑھی اُٹھا کر دیوار کے ساتھ لگا دی۔ اب پہلے راہب جادوگر نے ماریا کے سر کے سنہری بالوں کا گچھا نکال کر زمین پر رکھ دیا اور اس پر جادو کرنا شروع کر دیا — پانچ بار بالوں پر پھونکیں ماریں — تھیلے میں سے بوتل نکال کر اس کا پانی چھڑکا — پھر ایک انسانی کھوپڑی تھیلے میں سے نکال کر ماریا کے بالوں کا گچھا کھوپڑی کے منہ میں رکھ دیا —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھوپڑی نے ہلنا جلنا شروع کر دیا۔ دونوں جادو گر راہب غور سے کھوپڑی کو تکنے لگے۔ کھوپڑی فرش سے اُچھلنے لگی۔ ایک بار وہ اتنے زور سے اُچھلی کہ کٹے ہوئے سر والی عورت کے تابوت سے جا ٹکرائی ۔

جادو گر راہب شاید یہی چاہتے تھے ۔

اب کیا ہوا کہ تابوت میں سے ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھوٹنا شروع ہوگئی ۔ دونوں جادوگروں نے کھوپڑی تھیلے میں ڈال لی۔ اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے کھڑے ہوگئے ۔

ان کی آنکھیں تابوت کی روشنی پر لگی ہوئی تھیں۔ روشنی پہلے نیلی تھی ۔ اب سرخ ہونا شروع ہوگئی ۔ پھر ایسا ہوا کہ تابوت کا ڈھکن آہستہ آہستہ اوپر اُٹھنے لگا ۔ جادو گر راہب کی آنکھیں چمکنے لگیں ۔ ان کا جادو کامیاب ہوگیا تھا۔ تابوت کا ڈھکنا ہوا میں اُٹھ کر تابوت سے کوئی دو فٹ اوپر جا کر رُک گیا ۔

اس تابوت کے اندر سے پہلے والی عورت کا کٹا ہوا سر باہر نکل آیا ۔ مگر وہ صرف سر نہیں تھا، بلکہ وہ عورت بھی تھی، جس کا وہ سر تھا ۔ اس کی آنکھوں میں اب کیل ٹھکے ہوئے نہیں تھے ۔ اس کے ہونٹ اُسی طرح کٹے ہوتے تھے ۔ اور اُن میں سے خون کے قطرے رِس رہے تھے ۔ عورت

تابوت سے باہر آکر تابوت کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی ۔ اس نے پُرانے زمانے کی شہزادیوں کا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ کسی ملک کے بادشاہ کی شہزادی لگتی تھی ۔ جادو گر خاموش کھڑے تھے ۔

شہزادی کے کٹے ہوتے سر کے ہونٹ نہ ہلے مگر اس کے حلق سے آواز آئی ۔

"تم مجھ سے کیا مانگنا چاہتے ہو ۔ تم نے مجھے اس عذاب میں کیوں ڈال رکھا ہے "

ایک جادو گر نے جھک کر کہا :

" اے اندلس کی شہزادی ہمیں شاہ بلوط کے خزانے کی تلاش ہے ، جو سپین کا سب سے آخری عیسائی بادشاہ تھا اور جس نے تمام بادشاہوں کے خزانے اپنے پاس جمع کر رکھے تھے اور جس کی تم بیٹی جولیانہ ہو ۔ تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے کہ شاہ بلوط نے اس بہت بڑے خزانے کو مرنے سے پہلے کسی خفیہ جگہ دفن کر دیا تھا ۔ اس جگہ کا راز اُس نے صرف تمہیں بتایا تھا ۔ اگر تم ہمیں اپنے باپ کے خزانے تک پہنچنے کا راز بتا دو تو ہم تمہیں اس عذاب سے نجات دلا دیں گے "

شہزادی کے کٹے ہوئے سر نے کہا :

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"آہ، میں اپنے شاہی محل کے قبرستان میں آرام سے سوئی ہوئی تھی — تم نے جادو کے زور سے میرا تابوت یہاں لاکر میری لاش کا سر کاٹ دیا — مجھے سخت اذیت پہنچائی۔ میں تمہارے جادو کے قبضے میں ہوں — کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں نے تمہیں اپنے باپ کے خزانے کا پتا دیا تو تم میری لاش کا تابوت واپس سپین کے شاہی قبرستان میں پہنچا دو گے؟"

جادوگر راہب بولا:

"ہم وعدہ کرتے ہیں — اگر تم نے ہمیں اپنے باپ شاہ بلوط کے خزانے کا پتا بتا دیا تو ہم تمہاری لاش کا سر جوڑ کر تمہارے تابوت کو واپس تمہارے شاہی قبرستان میں پہنچا دیں گے۔"

شہزادی کے سر نے کہا:

"میں تمہیں وہ جگہ بتاتے دیتی ہوں جہاں میرے باپ نے اپنا عظیم الشان خزانہ دفن کیا تھا، لیکن یاد رکھو، اس خزانے کی حفاظت چار جن اژدہا بن کر کر رہے ہیں — جس غار کے اندر یہ خزانہ دفن ہے، وہاں آج تک کوئی نہیں پہنچ سکا — جس نے وہاں جانے کی کوشش کی، اسے راستے میں ہی اژدہوں نے زندہ نگل کر ختم کر دیا۔"

جادوگر راہب نے کہا:

"تم ہمیں خزانے کا پتا بتا دو — باقی ہم خود سنبھال لیں گے۔"

شہزادی نے کہا:

"تو سنو۔ سپین کے شہر غرناطہ میں ایک دریا ہے۔ اس دریا کے کنارے ایک پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر ایک پرانا گرجا گھر ہے جو اب ویران کھنڈر بن چکا ہے۔ اس گرجا گھر کے زمین دوز تہ خانے کو عبادت گاہ سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے — اس تہ خانے میں دو تابوت ہیں — ایک تابوت میں میرے باپ کی لاش ہے اور دوسرے تابوت میں میرے باپ کا عظیم الشان خزانہ ہے۔ میں نے تمہیں خزانے کا بتا دیا ہے، اب تم اپنا وعدہ پورا کرو — اور میری لاش کے تابوت کو میری قبر میں واپس پہنچا دو۔"

دونوں جادوگر راہبوں کے چہرے کھل گئے تھے — اتنے بڑے خزانے کا راز انہیں معلوم ہو گیا تھا — ان کا جادو کامیاب ہو چکا تھا — انہیں معلوم تھا کہ شہزادی کی لاش کا سر جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔

اُن کے جادو کی سب سے بڑی شرط یہ تھی کہ کسی ایسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی کو بے ہوش کر کے تابوت میں بند کیا جائے جو کسی کو نظر نہ آتی ہو۔ ایسی لڑکی کی تلاش بہت مشکل تھی۔ مگر وہ خوش قسمت تھے کہ انہیں ماریا مل گئی۔ اب ماریا کی زندگی ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی تھی۔ کیونکہ جادو کے حساب سے ماریا کو اب ہمیشہ سپین کے شاہی قبرستان میں شہزادی کی لاش کے ساتھ ہی دفن ہو جانا تھا۔

جادوگر راہب نے کہا :

"شہزادی جو یانہ، ہم اپنا وعدہ ضرور پورا کریں گے۔ ہم تمہارے تابوت کو واپس تمہاری قبر میں پہنچا دیں گے۔ واپس جانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

یہ سُن کر شہزادی نے اپنا کٹا ہوا سر اپنی گردن پر رکھ دیا۔ جادوگر راہبوں نے اونچی آواز میں منتر پڑھنے شروع کر دیے۔ شہزادی کا سر اس کی گردن کے ساتھ جڑ گیا اور وہ آہستہ آہستہ فضا میں تیرتی ہوئی اپنے تابوت کے اندر چلی گئی۔ جہاں پہلے ہی سے ماریا بے ہوش پڑی تھی۔ تابوت کا ڈھکنا خود بخود بند ہو گیا۔ دونوں جادوگر اس تابوت کے اوپر جا کر بیٹھ گئے۔ وہ برابر جادو کے منتر پڑھتے جا رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد تابوت دیوار کی طرف چلنے لگا۔

سر کٹی شہزادی

دیوار ایک جگہ سے ہٹ گئی۔

شہزادی کا تابوت دیوار میں سے نکل گیا۔

تابوت اب سنہری گنبد والے پُراسرار جادو محل کی زمین دوز سُرنگ میں سے تیرتا ہوا گزر رہا تھا۔ دونوں جادوگر اس کے اُوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ تابوت سُرنگ سے باہر نکل آیا۔

آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ تابوت جادو محل کی چھت پر آ گیا تھا۔ یہاں پہنچ کر تابوت رُک گیا۔ دونوں جادوگر راہبوں میں سے ایک راہب تابوت پر سے نیچے اُتر گیا۔

"میں جادو محل میں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا، کیونکہ ہم دونوں اس محل کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح تم اس لاش کے تابوت پر اُڑتے ہوئے سپین جا رہے ہو، اسی طرح بہت جلد خزانے کے تابوت پر بیٹھ کر یہاں واپس آؤ گے، پھر ہم دنیا کے سب سے امیر آدمی ہوں گے اور ہم اپنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوج تیار کر کے سارے ملک پر قبضہ کر لیں گے۔"

"ضرور تم انتظار کرنا۔ ہمارا جادو کامیاب ہے۔ اب خزانے تک پہنچنے میں کوئی شے ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔ اگر کسی نے میرا راستہ روکا تو میں جادو کے زور سے اُسے ہلاک کر دوں گا۔ میں بہت جلد خزانہ لے کر واپس اسی محل میں آؤں گا۔"

جادوگر راہب نے تابوت کے ڈھکنے پر ہاتھ مارا۔ تابوت چھت پر سے بلند ہوا اور تاروں بھرے آسمان میں اُڑنا شروع کر دیا۔

ماریا کو ہم اسی تابوت کے اندر چھوڑتے ہیں اور عنبر کی طرف چلتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے؟

عنبر جوگی کے بھیس میں ہمالیہ کے خطرناک پہاڑی راستوں پر سفر کرتا جھیل مانسرور کے ناگ مندر کی طرف چلا جا رہا تھا۔ ناگ مندر ابھی پیدل سفر میں تین دن اور تین راتوں کا راستہ تھا۔ عظیم ناگ مندر کا بڑا پجاری ایک زبردست طاقت والا ہٹا کٹا جادوگر تھا۔ یہ پجاری جادو کے زور سے انسان کو جانور بنا کر اُس کا خون پی جایا کرتا تھا۔ انسان کا خون اس کے جادو کی طاقت کے لیے بہت ضروری تھا۔ وہ ہر مہینے باہر سے آئے ہوئے کسی مسافر کو اپنی کوٹھڑی میں سونے کے لیے بُلا

لیتا۔ پھر آدھی رات کو جب مندر میں سب لوگ سو رہے ہوتے، اس آدمی کو جانور بنا کر اُس کی گردن چھُرے سے کاٹ کر اس کے جسم کا سارا خون پی جاتا۔

لیکن اس پجاری کو کسی ایسے جادو کی تلاش تھی جو اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ کر دے اور وہ مر نہ سکے۔ اُس نے ایک روز ایک دیو کو آکاش سے بُلا کر پوچھا:

"کیا کوئی ایسا جادو نہیں ہے جو مجھے ہمیشہ کے لیے غیر فانی بنا دے؟ مجھے موت نہ آئے اور مَیں قیامت تک زندہ رہوں؟"

دیو نے کہا:

"مہاراج، ایسا ایک جادو ہے۔ مگر اُسے حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔"

پجاری نے کہا:

"تم مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا جادو ہے؟ میں اسے حاصل کر کے رہوں گا۔ میں اتنے بڑے مندر کا پجاری ہوں، بہت بڑا جادوگر ہوں۔ ایسی کونسی مشکل ہے، جس پر میں قابو نہ پا سکوں۔ تم مجھے بتاؤ کہ مجھے ہمیشہ زندہ رکھنے والے جادو کو حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟"

دیو نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو پھر سُن اے پجاری، تمہیں کسی ایسے انسان کو تلاش کرنا ہو گا جس پر موت حرام کر دی گئی ہو، جو کئی ہزار سالوں سے زندہ چلا آ رہا ہو۔ اُس انسان کو تمہیں مندر کے سب سے گہرے اندھے کنوئیں میں قید کر کے کنوئیں کے اندر آگ لگا دینا ہو گی۔ اور اُوپر سے کنواں بند کر دینا ہو گا۔ ایک مہینے کے بعد جب تم کنوئیں کا ڈھکنا اٹھاؤ گے تو اندر سے ایک اُلّو پھڑپھڑاتا ہوا باہر نکلے گا۔ تم اس اُلّو کو بھون کر کھاؤ گے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیے جاؤ گے۔"

پجاری نے کہا:

"یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں ایسا آدمی کہاں سے تلاش کروں گا جو ہزاروں سال سے زندہ ہو؟"

دیو بولا:

"یہی تو مشکل بات ہے۔ ایسا انسان اِس دُنیا میں ملنا ناممکن ہے۔ اس لیے مہاراج، ہمیشہ زندہ رہنے کے خیال کو دل سے نکال دیں۔"

پجاری کہنے لگا:

"کاش، مجھے کہیں سے ایسا انسان مل جائے!"

دیو نے کہا:

"وہ تمہیں کبھی نہیں ملے گا۔"

پجاری نے پوچھا:

"کیا تم کسی ایسے انسان کو ساری دنیا میں کہیں دیکھ رہے ہو؟"

دیو نے کہا:

"ہم ایسے انسان کو نہیں دیکھ سکتے، کیونکہ وہ امر ہوتا ہے۔ دنیا کا کوئی جن، کوئی دیو تمہیں ایسے انسان کا نشان نہیں بتا سکتا۔ اس کے لیے تمہیں خود تلاش اور کھوج کرنا ہو گی۔ اب میں جا رہا ہوں۔"

دیو چلا گیا۔ اور پجاری سوچ میں کھو گیا کہ ہزاروں سال سے زندہ انسان اُسے کہاں مل سکے گا۔ یہ ایک ناممکن اور انہونی بات تھی۔ اس لیے پجاری نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موت پر قابو پانے اور ہمیشہ کے لیے امر ہو جانے کا خیال دل سے نکال دیا۔ پھر بھی اس نے سوچا کہ وہ کسی ایسے انسان کی کھوج میں ضرور رہے گا۔

عنبر پہاڑوں میں چلا آ رہا تھا۔

وہ کبھی رات کو سفر کرتا اور دن میں آرام کرتا اور کبھی دن کو سفر کرتا اور رات کو تھوڑی دیر کے لیے سو جاتا۔ اُسے کوئی تکان نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ تھکاوٹ بھوک اور اسی قسم کی دوسری چیزوں اور انسانی کمزوریوں سے آزاد تھا۔ مگر وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس لیے آرام کرتا تھا کہ ناگ کی کٹی ہوئی لاش کو اس کے جسم کی گرمی ہلاک کر سکتی تھی اور جب انسان روزانہ بیس تیس میل چلے تو اس کا جسم ضرور گرم ہو جاتا ہے — عنبر نے ناگ کی لاش کو رومال میں لپیٹ کر اپنی کمر کے گرد باندھ رکھا تھا —

وہ سادھو بنا ہوا تھا — ماتھے پر تلک لگا تھا — سر کے بال منڈے ہوئے تھے اور بدن پر صرف ایک کالا کمبل تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے پہاڑی سلسلے سے نکل کر اب اونچے اونچے پہاڑوں کے درّوں اور کھڈوں کی وادی میں آگیا تھا، یہاں وہ ایک پتلی سی پتھریلی سڑک ایک طرف گھوم گئی اور پھر سیدھی ہو کر چلنے لگی —

عنبر کے ایک طرف پہاڑ کی اُونچی دیوار تھی، جس کی چوٹی پر برف جمی ہوئی تھی، دوسری طرف کھڈ تھی جو بڑی گہری تھی۔ سڑک پہاڑی دیوار کے ساتھ ساتھ جا رہی تھی — کھڈ اتنی گہری تھی کہ اگر اس میں ہاتھی بھی گر پڑے تو اس کے پُرزے اڑ جائیں۔ شام کا وقت تھا — عنبر کا خیال تھا کہ وہ تھوڑا سا راستہ اور طے کرے اور پھر کسی جگہ بیٹھ کر رات گزار دے گا اور ناگ کی لاش کو جسم سے الگ کر کے اسے اپنے جسم کی گرمی سے محفوظ کر لے گا —

اُس نے اپنی رفتار آہستہ کر لی تھی — چلتے چلتے اُسے ایک آواز سنائی دی — یہ کسی جانور کے غرّانے کی آواز تھی — عنبر ہوشیار ہو گیا — اُسے اپنی فکر نہیں تھی — فکر اگر تھی تو صرف ناگ کی تھی، جس کے جسم کے ٹکڑے وہ لیے لیے پھر رہا تھا کہ کہیں ان ٹکڑوں کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ وہ انہیں اپنے سے الگ کر کے کسی جگہ رکھ بھی نہیں سکتا تھا کہ کہیں کوئی چیل یا گدھ اسے جھپٹا مار کر نہ لے جائے —

عنبر پہاڑ کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ سامنے ایک ہی راستہ تھا — سڑک بائیں طرف گھوم گئی تھی — غراہٹ کی آواز اب قریب سے سُنائی دی — عنبر زور سے کھانسا — اس خیال سے کہ اگر کوئی بندر وغیرہ ہو گا تو انسان کی آواز سُن کر بھاگ جائے گا — اس علاقے میں بندر اُسے کئی جگہوں پر ملے تھے۔ لیکن اسے کیا خبر تھی کہ اس کے سامنے ابھی ایک آدم خور سفید ریچھ آنے والا ہے —

اور پھر اچانک سڑک کے موڑ پر ایک بہت بڑا سفید خونخوار دانتوں اور ڈراؤنی آنکھوں والا سفید ریچھ اس کے سامنے آ گیا۔ ریچھ نے انسان کی بُو پالی تھی اور وہ اس بُو پر ہی وہاں تک پہنچا تھا —

وہ ہاتھی جتنا بڑا ریچھ تھا — اپنے سامنے انسان کو دیکھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدمخور ریچھ اپنے پچھلے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور اپنے دونوں بازو شکار مل جانے کی خوشی میں اپنے بالوں بھرے سینے پر مارنے لگا — اس کے پنجوں کے ناخن استرے سے بھی زیادہ تیز تھے — اور کھڑکھڑا رہے تھے — عنبر نے ایک ہاتھ اپنے پیٹ کے ساتھ بندھے رومال پر رکھ دیا، جس میں ناگ کی لاش تھی —

ادھر ریچھ کو بھی پتا نہیں تھا کہ اس کا پالا کس قسم کے انسان سے پڑ گیا ہے — بے چارے کی موت اسے عنبر کی طرف کھینچ کر لے آئی تھی —

ریچھ اپنی موٹی بھاری گردن ہلاتا، بازو کھڑکھڑاتا اور غراتا ہوا عنبر کی طرف بڑھا — عنبر کے دل میں تیزی سے ایک خیال آیا کہ ہو سکتا ہے، ریچھ کے ساتھ لڑائی میں اس کا پنجہ ناگ کی لاش پر پڑ جائے — ریچھ کے ناخن ناگ کی لاش کو چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے — اس نے جلدی سے ناگ کی لاش والا رومال کمر سے کھول کر پتھروں میں رکھ دیا —

اب وہ بے فکر ہو کر ریچھ کی طرف بڑھا — ریچھ ذرا ٹھٹک گیا — اس ریچھ نے ایک درجن انسانوں کو ہڑپ کیا تھا۔ آدمی اس کی شکل دیکھ کر ہی خوف سے اپنی جگہ پتھر بن جاتے تھے ان میں بھاگنے یا اپنی جگہ سے ہلنے کی طاقت ختم ہو جاتی تھی ریچھ کی سرخ آنکھوں میں ایسی مقناطیسی کشش تھی کہ انسان کو

وہیں سُن کر دیتی، لیکن یہ پہلا انسان تھا جو اسے دیکھ کر اُس پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا اور پھر اس کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں تھا —

ریچھ نے ایک زور دار گرج کی آواز حلق سے نکالی — پہاڑی وادی اُس کی خوفناک گرج سے گونج اُٹھی —

لیکن عنبر پر کوئی اثر نہ ہوا — وہ ناگ کی لاش سے آگے جا کر ریچھ کا مقابلہ کرنا چاہتا تھا کہ لاش کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچ سکے — ریچھ نے عنبر پر حملہ کر دیا — اس آدم خور ریچھ کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنے شکار کو آگے بڑھ کر اپنے بازو میں لے کر زور سے بھینچ کر ہلاک کر دیتا تھا، پھر اس کی لاش کو مزے لے کر کھاتا تھا —

ریچھ نے لپک کر عنبر کو بھی اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا۔ وہ اُسے زور سے بھینچنے لگا تاکہ عنبر کا دم گھٹ جائے اور اُس کی پسلیاں کڑکڑا کڑکڑا کر ٹوٹ جائیں — مگر اُلٹا عنبر نے ریچھ کو دبانا شروع کر دیا —

آدمخور ریچھ کا سر چکرا گیا — اس نے ایسا انسان ساری زندگی نہیں دیکھا تھا — اُس میں تو ریچھ سے بھی کئی گنا زیادہ طاقت تھی — ریچھ نے عنبر کے جسم کو اپنے تیز ناخنوں سے چیرنے پھاڑنے کا عمل شروع کر دیا، لیکن اس کے تین ناخن عنبر کے فولاد ایسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جسم سے ٹکرا کر ٹوٹ گئے — ریچھ اتنا بڑا تھا کہ اس کا سارا جسم عنبر کے بازوؤں میں نہیں آ رہا تھا — اُس نے ریچھ کی ٹانگ میں اپنی ٹانگ اڑا کر اُسے زمین پر گرا دیا — ریچھ دھم کی آواز سے پیٹھ کے بل زمین پر چت گر پڑا —

عنبر نے اپنا ترشول ریچھ کے پیٹ میں گھونپ کر اُسے زور سے اوپر کی طرف کھینچا — ریچھ کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ دوبارا زمین سے نہ اُٹھ سکا — عنبر نے ریچھ کی کھال کے ساتھ ترشول پر لگا ہوا خون صاف کیا اور اپنے سفر پر آگے روانہ ہوگیا —

چلتے چلتے پہاڑوں میں عنبر کو رات آگئی — اندھیرا چھا گیا — عنبر کو دُور ایک مکان میں روشنی نظر آئی — وہ اس طرف آیا کہ رات بسر کر کے دوسری صبح پھر سفر پر روانہ ہو —

جب سے ناگ کی لاش رکھنے کی ذمّہ داری اس پر آئی تھی، وہ بڑا محتاط ہوگیا تھا اور رات کو سفر نہیں کرتا تھا — مکان کے قریب آکر اُس نے دیکھا کہ یہ ایک ٹوٹا پھوٹا سا لکڑی کی ڈھلانی چھت والا مکان ہے جس کے بند دروازے پر دِیا جل رہا ہے —

عنبر نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی —

اندر سے کوئی جواب نہ آیا — عنبر نے ایک بار پھر دستک دی — وہی خاموشی چھائی رہی — یا اللہ، اگر مکان کے اندر کوئی

نہیں ہے تو پھر یہ مکان کے باہر دِیا کس نے جلا رکھا ہے؟ اس علاقے میں آج سے سو برس پہلے رواج تھا کہ لوگ رات کو مکانوں کے باہر دِیا جلا دیا کرتے تھے — تاکہ راتوں کو پہاڑوں میں سفر کرنے والے مسافروں کو راستہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

عنبر نے ایک بار پھر دروازہ بجایا اور ساتھ ہی آواز بھی دی:

"دروازہ کھولو، میں مسافر ہوں۔"

رات کو سردی بہت سخت ہوگئی تھی — برفانی ہوا چل رہی تھی — اگرچہ عنبر کو تو سردی محسوس نہیں ہوتی تھی، مگر ناگ کی لاش کے لیے اتنی شدید سردی ٹھیک نہیں تھی —

جب تیسری بار آواز دینے پر بھی اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو عنبر نے دروازے کو آہستہ سے دھکا دیا — ایک چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کُھل گیا —

عنبر اندر چلا گیا — عام پہاڑی تبتی مکانوں کی طرح یہ مکان بھی زمین سے پانچ فٹ اونچے چبوترے پر کھڑا تھا اور دروازے کے باہر چھوٹا سا برآمدہ تھا — اندر دو کمرے تھے — ایک چھوٹا اور ایک ذرا کُھلا تھا — باورچی خانہ بھی تھا، جہاں چھت کے ساتھ لہسن، پیاز اور خشک مچھلی کے گچھے لٹک رہے تھے — کونے میں سیل کی چربی کا کُپا پڑا تھا — کمرے میں فرش پر گھاس پھونس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا گدا بچھا تھا — ایک طرف بہت بڑا لحاف تہہ کیا ہوا تھا —
اندر روشنی نہیں تھی —

ایسا لگتا تھا کہ اس مکان میں رہنے والے ابھی ابھی کہیں گئے ہیں — عنبر نے دو تین بار آوازیں دیں کہ اگر کوئی ہے تو سامنے آئے — مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا — عنبر گدے پر کونے میں لیٹ گیا — اس نے ناگ کی کٹی ہوئی لاش کو رومال میں سے نکال کر اپنے سامنے کھول کر رکھا اور زخموں کو غور سے دیکھنے لگا —

ناگ سانپ کی شکل میں دو ٹکڑوں میں کٹا ہوا تھا اور دونوں کٹے ہوئے ٹکڑوں کے زخم جم کر نیلے پڑ گئے تھے — سانپ کی آنکھیں آدھی بند تھیں اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سو رہا ہو —

عنبر کی آنکھوں میں اپنے دوست کو یاد کر کے آنسو آ گئے۔ اس نے لاش کو دوبارا رومال میں اچھی طرح سے لپیٹا اور اپنی کمر کے گرد باندھ کر آنکھیں بند کر لیں — وہ جب چاہتا اُسے نیند آ جاتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد عنبر سو گیا — اُسے سوئے دس ایک منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ مکان کے اندر ایک عورت اور مرد داخل ہوئے — عورت سسکیاں بھر رہی تھی اور غم کے مارے اس کا بُرا

حال تھا — مرد اُسے تسلی دے رہا تھا — اُس کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے —

اُنہوں نے اپنے مکان میں ایک غیر مرد کو سوتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے —

"یہ کون اجنبی ہے؟" مرد نے کہا۔

پھر اُس نے عنبر کو جگا دیا اور پوچھا کہ وہ کون ہے؟

عنبر نے بتایا کہ وہ مسافر ہے — رات کو مکان کے باہر روشنی دیکھ کر وہاں رات بسر کرنے آ گیا ہے — عورت رو رہی تھی —

عنبر نے پوچھا:

"بہن، تم کیوں رو رہی ہو؟"

مرد نے بتایا:—

"بھائی کیا بتائیں — اس علاقے میں ایک بلا رہتی ہے جو ہر ماہ قصبے میں آ کر ایک بچے کو اٹھا کر لے جاتی ہے — آج ہمارے بچے کی باری تھی — ہم ابھی ابھی اپنا اکلوتا بیٹا یاپونگ اس بلا کے حوالے کر کے آ رہے ہیں"

عورت چیخ مار کر رو پڑی —

"میں اپنے بچے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی — مجھے بھی اس بلا کے پاس جانے دو"

اور عورت باہر کو بھاگی — مرد نے اُٹھ کر اُسے تھام لیا —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور واپس لا کر تسلیاں دینے لگا۔

"یا چونگ کی ماں حوصلہ کرو۔ دیوتاؤں کو یہی منظور تھا۔ ہمارا بچہ اب کبھی واپس نہیں آئے گا، اُسے بھول جاؤ۔"

یہ کہہ کر وہ مرد بھی ہچکیاں بھر بھر کر رونے لگا۔

عنبر نے کہا:

"وہ بلا کہاں رہتی ہے۔ تم نے اپنا بچہ اُسے کہاں دیا ہے؟"

مرد نے کہا:

"بھائی، وہ بلا یہاں سے تھوڑی دُور ایک پہاڑی غار میں رہتی ہے۔ قصبے والے ہر ماہ اپنا بچہ غار کے باہر رکھ آتے ہیں جسے وہ بلا باہر آکر لے جاتی ہے۔"

"کیا تم مجھے اُس غار کا پتا بتاؤ گے؟"

مرد نے چونک کر کہا:

"کیا تم بھی مرنا چاہتے ہو؟"

عنبر بولا:

"نہیں، میں تمہارے بچے کو اس بلا سے چھین کر واپس لے آؤں گا۔"

عورت نے عنبر کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"خدا کے لیے میرا بچہ واپس لے آؤ۔ میرا بچہ واپس لے آؤ..."

عنبر غار کا پتا معلوم کر کے رات کے اندھیرے میں روانہ ہو گیا۔ عورت اور مرد مکان کے برآمدے میں کھڑے عنبر کو پہاڑی راستے پر جاتے دیکھتے رہے۔

عنبر دو ایک برفانی ٹیلوں کا چکر کاٹ کر اس پہاڑی کے سامنے آ گیا، جس کے اندر وہ بلا رہتی تھی۔ اندھیرے میں اُسے غار کا منہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عنبر غار کے اندر داخل ہو گیا۔ اندر جاتے ہی اُسے عجیب سی بُو محسوس ہوئی جیسے وہ کسی خونخوار درندے کے غار میں آ گیا ہو۔

عنبر کو صرف ایک ہی خطرہ تھا کہ کہیں اس بلا نے بچے کو ہڑپ نہ کر لیا ہو۔ پھر وہ اس کی زندگی واپس نہ لا سکتا تھا۔ وہ دل میں یہی دُعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا بچے کو ابھی بلا نے نہ کھایا ہو۔

غار میں اندھیرا تھا۔ کچھ دُور جانے کے بعد اُسے بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ عنبر کو بڑی خوشی ہوئی۔ بچہ ابھی زندہ تھا۔ وہ غار میں بڑی تیزی سے بچے کی آواز کی طرف بھاگنے لگا۔ ایک جگہ غار میں بڑا سا پتھر آ گیا۔

اس پتھر نے غار کے آگے جانے کا راستہ بند کر رکھا تھا۔ آواز اس پتھر کے دوسری جانب سے آ رہی تھی۔ عنبر پتھر کے اوپر چڑھ کر دوسری طرف آ گیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ غار میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک کھلی جگہ پر پتھر کے چبوترے پر دیا جل رہا تھا۔ اس کی روشنی میں بچہ رسی سے بندھا چبوترے پر پڑا تھا اور ایک لمبے لمبے بالوں والی بلا اس کے گرد چکر لگا رہی تھی۔ یہ ایک بہت بڑے بن مانس ایسی بلا تھی، جس کے لمبے لمبے بازو زمین کو چھو رہے تھے — ناک کے نتھنے چوڑے تھے — ماتھا تنگ تھا اور اوپر والے دو لمبے دانت باہر نکلے ہوتے تھے۔ غار میں اِدھر ادھر چھوٹی چھوٹی انسانی کھوپڑیاں اور ہڈیاں بکھری پڑی تھیں —

عنبر جلدی سے بلا کی طرف بڑھا اور بچے کے پاس آکر کھڑا ہو گیا — بچے کی عمر تین سال کے قریب تھی اور وہ رو رہا تھا — خوفناک بلا نے ایک انسان کو دیکھا تو بھیانک چیخ ماری اور عنبر پر حملہ کر دیا — عنبر اس حملے کے لیے پہلے ہی سے تیار تھا۔ اُس نے بلا کے تیز ناخنوں والے پنجوں کو اپنے سر پر آنے دیا۔ اور نیچے سے بلا کے پیٹ پر اتنے زور سے لات ماری کہ وہ پرے جا کر گر پڑی —

سفید بلا پھنکارتی، گرجتی، غراتی ہوئی اُٹھی اور عنبر کو اس نے دونوں ہاتھوں میں لے کر پوری طاقت سے فرش پر پٹخ دیا۔ کوئی دوسرا انسان ہوتا تو اس کی ہڈیاں سُرمہ ہو چکی ہوتیں — مگر عنبر فوراً اُٹھا اور اس نے بلا کا ایک لمبا بازو اپنی گرفت میں لے کر اُسے اتنے زور سے جھٹکا دیا کہ بازو کٹ کر اُس

کے ہاتھ میں آ گیا — بلا کے حلق سے لرزا دینے والی چیخ بلند ہوئی۔ بچہ خوف کے مارے شاید بے ہوش ہو گیا تھا —

بلا نے دوسرے ہاتھ سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر عنبر کے سر پر دے مارا — پتھر عنبر کے سر پر لگ کر دو ٹکڑے ہو گیا — اس بار عنبر نے بلا کا دوسرا بازو بھی الگ کر دیا — بلا کے سفید بال اس کے اپنے ہی خون سے سُرخ ہو گئے — وہ بُری طرح تڑپنے لگی — اس کی بھیانک چیخوں سے غار کی دیواریں گونج رہی تھیں — عنبر نے ایک اور حملہ کر دیا اور بلا کی ایک ٹانگ کو پکڑ کر اسے ہوا میں چکر دینا شروع کر دیے — اور پھر پورے جوش کے ساتھ سامنے والی دیوار سے ٹکرا دیا — خوفناک بلا کا سر پاش پاش ہو گیا — وہ مر گئی —

عنبر نے بے ہوش بچے کی رسی کھول کر اسے گود میں اُٹھایا اور غار سے نکل کر باہر آ گیا — اس نے غم کے مارے ماں باپ کو جب اُن کا بچہ واپس لا کر دیا تو خوشی سے ان کی حالت دیوانوں ایسی ہو گئی — وہ بار بار اپنے بچے کو چوم رہے تھے۔ مرد تو عنبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا — عورت عنبر کی بلائیں لینے لگی —

" بھائی، تم دیوتا ہو — تم میرے بچے کو موت کے منہ سے نکال کر لائے ہو — میں تمہارا احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی "

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا :

"میں نے بلا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ہے ۔ تم لوگ غار میں جا کر اس کی لاش لا سکتے ہو ۔ اب وہ کبھی تمہارے قصبے پر حملہ نہیں کرے گی ۔"

دونوں میاں بیوی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک سانولا سا دُبلا پتلا نوجوان اتنی خوف ناک بَلا کو ہلاک کر آیا ہے ۔ وہ عنبر کو دیوتا سمجھ رہے تھے ۔ عنبر کو عورت نے سیل کا گوشت کھلایا اور خود قہوہ بنا کر دیا ۔ دوسرے روز عنبر کو انہوں نے لاکھوں دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ۔ عنبر نے اُن دونوں سے ناگ مندر کو جاتے راستے کا پورا پتا معلوم کر لیا تھا ۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

دو قبریں

سات روز کے برفانی راستوں کے سفر کے بعد عنبر عظیم ناگ مندر کے قریب پہنچ گیا ۔

صبح صبح دُور سے اُسے سورج کی روشنی میں سفید پہاڑوں کے دامن میں عظیم ناگ مندر کے تکونے مینار دکھائی دیے جن کے سنہری کلس دھوپ میں چمک رہے تھے ۔ عنبر خدا جانے ایک ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ مدت کے بعد اس مندر میں واپس آ رہا تھا ۔ اُسے وہاں کی کوئی شے یاد نہیں رہی تھی ۔ مندر بھی بہت بدل چکا تھا ۔

وہ پہاڑوں کے درمیان ایک چڑھائی چڑھ رہا تھا ۔ اس چڑھائی کے اُوپر جا کر ناگ مندر آ جاتا تھا ۔ دوپہر کے وقت وہ مندر کے بڑے دروازے کے سامنے آ کر رُک گیا ۔ وہاں ہندوستان سے آئے ہوئے کچھ اور لوگ بھی تھے جو دُور دراز علاقوں سے ناگ مندر کی یاترا کرنے آئے ہوئے تھے ۔ پُجاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اس مندر سے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی تھی۔

عنبر ایک جوگی سادھو کے لباس میں تھا۔ سر کے بال اس نے ناگ مندر میں آتے ہی ایک بار پھر منڈوا لیے تھے جسم کے گرد سیاہ کمبل لپیٹ رکھا تھا۔ ہاتھ میں ترشول تھا۔ ماتھے پر تلک لگا تھا۔ چونکہ وہ نوجوان تھا اور خوبصورت بھی تھا' اس لیے باہر سے آتے ہوئے یاتری اس کی طرف کھنچنے لگے۔ عنبر ناگ مندر سے ذرا فاصلے پر ایک ٹیلے کے دامن میں آگ جلا کر سادھی جما کر بیٹھ گیا۔

لوگ اس کے آگے پیسے' اناج پھل وغیرہ رکھنے لگے۔ عنبر کو کھانے کی حاجت نہیں تھی۔ وہ شام کو سارے پھل اور پیسے غریب لوگوں میں بانٹ دیتا۔ مندر کے بڑے پجاری کو بھی خبر ہوگئی کہ کہیں سے ایک خوب صورت نوجوان جوگی آیا ہے۔ جسے لوگ بہت دان دیتے ہیں۔

پجاری کو بہت غصہ آیا کہ یہ کمبخت اس کی آمدنی پر ڈاکا ڈالنے والا کون آگیا ہے؟ کیونکہ سیکڑوں لوگ عنبر کو روپیہ پیسہ دے رہے تھے اور مندر کی آمدنی میں کمی ہوگئی تھی۔

ایک روز وہ خود بھیس بدل کر چپکے سے اس ٹیلے کے قریب گیا۔ جس کے دامن میں آگ جلائے تلک لگائے عنبر

جوگی خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کب موقع پا کر وہ ناگ مندر کے مقدس تالاب میں ناگ کی لاش کی صندوقچی جا کر رکھے؟ ناگ کی لاش رومال میں لپٹی اس کی کمر کے گرد بندھی ہوئی تھی۔ ابھی اس نے ایک صندوقچی کا بندوبست بھی کرنا تھا۔

بڑا پجاری خاموش کھڑا عنبر کو دیکھتا رہا۔ اس کے آگے روپوں پیسوں اور پھل اناج کا ڈھیر لگا تھا۔ پجاری کو سخت غصہ آیا۔ یہ ساری اس کی آمدنی تھی جو عنبر کے آگے پڑی تھی۔ وہ واپس مندر میں آگیا۔ آتے ہی اس نے اپنے خاص جاسوس اور خطرناک قاتل لاپونگ کو بلا لیا۔ لاپونگ وہ آدمی تھا جو پجاری کے لیے ہر ہفتے ایک یاتری کو بہلا پھسلا کر مندر کے تہ خانے میں لاتا تھا۔ جہاں پجاری اُسے جادو کے زور سے جانور بنا کر اُسے چھرے سے ہلاک کر کے اُس کا خون پی جاتا تھا۔

لاپونگ نے پجاری کے سامنے آتے ہی جھک کر کہا:

"مجھے یاد فرمایا ہے میرے آقا؟"

لاپونگ کو اچھی طرح علم تھا کہ پجاری ایک بہت بڑا جادوگر بھی ہے اور وہ اُسے جب چاہے جادو کے زور سے جانور بنا سکتا ہے۔ اسی لیے وہ اس کا ہر حکم بجا لاتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری نے لاپونگ کی طرف اپنی ترچھی بھنوؤں والی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا :

"تم اس نئے جوگی کو دیکھ رہے ہو ؟"

لاپونگ نے کہا :

"دیکھ رہا ہوں آقا، اس کی وجہ سے ہماری آمدنی بہت کم ہوگئی ہے ۔"

پجاری نے کہا :

"لاپونگ، میں جادوگر ضرور ہوں — میں انسان کو جانور بنا سکتا ہوں، لیکن مجھے بددعا دی گئی ہے کہ میں سونا چاندی نہیں بنا سکوں گا ۔ اس لیے مجھے روپوں کی ضرورت رہتی ہے مجھے دولت چاہیے اور یہ خبیث جوگی میری آمدنی پر ڈاکہ ڈال رہا ہے ۔"

لاپونگ نے سر جھکا کر کہا :

"میرے آقا، آپ حکم کریں۔ میں اسے ابھی اٹھا کر یہاں لے آتا ہوں ۔"

پجاری بڑا چالاک آدمی تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ لوگوں کا رجحان جوگی کی طرف بہت بڑھ گیا ہے — اس کا یوں وہاں سے اٹھا جانا مناسب نہ رہے گا — لوگ یہی سمجھیں گے کہ پجاری نے حسد کے مارے جوگی کو ہلاک کروا دیا ہے — یہ سوچ کر اس نے

لاپونگ سے پوچھا :

"اس جوگی کا نام کیا ہے ؟"

لاپونگ نے کہا :

"لوگ اسے عنبر جوگی کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔"

"ہوں ۔"

پجاری گہری سوچ میں ڈوب کر ٹہلنے لگا ۔

لاپونگ بولا :

"میرے آقا، آپ اسے جادو کے زور سے جانور کیوں نہیں بنا دیتے — نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری ۔"

پجاری کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں ۔

"لاپونگ، یہی تو مشکل ہے کہ میرا جادو کسی جوگی پر نہیں چل سکتا — جس کے ماتھے پر تلک ہے اور جس نے جوگیوں کا بھیس بنا رکھا ہے — اس پر میرا جادو نہیں چلتا۔ خواہ وہ چھوٹا ہی جوگی کیوں نہ ہو۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا ۔"

لاپونگ نے خوش ہو کر کہا :

"ایک ترکیب میرے ذہن میں آئی ہے ۔"

پجاری نے پوچھا :

"وہ کیا ؟"

"میرے آقا، آپ اسے سارے لوگوں کے سامنے جا کر چیلنج

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کریں کہ اگر وہ سچا جوگی ہے تو زمین کے اندر سات دن زندہ دفن ہو کر دکھائے — آپ بھی اس کے ساتھ ہی زمین میں دفن ہو جائیں — ظاہر ہے، آپ تو جادو کے زور سے زندہ رہیں گے اور وہ مر جائے گا۔"

پجاری کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اچھی ترکیب ہے — میرے چیلنج کو اگر جوگی عنبر نے قبول نہ کیا تو ہم مشہور کر دیں گے کہ یہ جوگی جھوٹا ہے — لوگ اپنے آپ اس سے بددل ہو جائیں گے — ٹھیک ہے، ہم کل ہی اُسے چل کر مقابلے کی دعوت دیں گے۔"

دوسرے روز عنبر آگ کا مچ جلائے اس کے سامنے آلتی پالتی مارے بیٹھا غور کر رہا تھا کہ آج کسی وقت وہ کہیں سے صندوقچی حاصل کر کے ناگ کی لاش کو ناگ مندر کے مقدس تالاب میں رکھ آئے گا — اس کے ارد گرد بہت سے لوگ ادب سے بیٹھے تھے — درمیان میں اناج، پھل اور پیسوں کا ڈھیر لگا تھا — اتنے میں شور مچ گیا کہ ناگ مندر کا بڑا پجاری آ رہا ہے —

لوگ ادب سے پرے ہٹ کر کھڑے ہو گئے — عنبر نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا — ہٹا کٹا بھاری بھرکم سر منڈا گیروے کپڑوں والا ناگ مندر کا بڑا پجاری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا —

عنبر نے سوچا کہ یہ مصیبت ادھر کیا لینے آ رہی ہے۔ اس نے آنکھ بند کر لی اور خاموش بیٹھا رہا — اتنے میں پجاری عنبر کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی طرف دیکھ کر بولا:

"لوگو، یہ جوگی جھوٹا ہے۔ تم اسے دان مت دو۔"

لوگوں میں کھسر پھسر ہونے لگی —

ایک بوڑھے آدمی نے کہا:

"مہاراج، یہ جوگی سچا ہے اور خدا کی عبادت میں ڈوبا رہتا ہے۔"

لاپونگ نے مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا:

"اگر یہ جوگی سچا ہے تو اسے کہو کہ ہمارے عظیم پجاری سے مقابلہ کرے — اگر یہ مقابلہ جیت گیا تو پھر ہم بھی اسے سچا جوگی مان لیں گے۔"

عنبر نے دل میں کہا کہ یہ اُلّو کا پٹھا اسے کیا سمجھ رہا ہے؟ خواہ مخواہ اپنی کرکری کروانے آ گیا ہے — اس کی تو ایسی خبر لوں گا کہ یاد کرے گا —

لوگوں نے عنبر کی طرف دیکھا اور چپ ہو گئے —

وہ چاہتے تھے کہ عنبر پجاری کے چیلنج کو قبول کرے اور اس سے مقابلہ کر کے اپنے آپ کو سچا جوگی ثابت کرے — عنبر بھی سمجھ گیا کہ لوگ اس سے کیا چاہتے ہیں —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے آنکھیں کھول دیں اور پجاری کی طرف دیکھ کر آواز کو بھاری بھرکم بنا کر بولا :

" تم کس قسم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟ میں تمہارا چیلنج قبول کرتا ہوں ۔"

اس پر لوگوں نے زور دار نعرے لگائے ۔ لاپونگ نے پجاری کی طرف دیکھا ۔ پجاری نے سر ہلا کر اُسے مقابلے کی شرط بتانے کا حکم دیا ۔

لاپونگ نے کہا :

" زمین میں دو قبریں کھودی جائیں گی ۔ ایک قبر میں تم دفن ہو گے ۔ دوسری قبر میں عظیم پُجاری دفن ہو گا ۔ قبر بند کر دی جائے گی اور اوپر پہرہ بیٹھ جائے گا ۔ سات روز کے بعد قبر کھودی جائے گی ۔ اگر تم بھی عظیم پُجاری کی طرح زندہ رہے تو تمہیں ناگ مندر کی کوٹھڑی میں رہنے کی اجازت ہو گی ۔ کیا تم تیار ہو ؟"

عنبر کے لیے یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی ۔ اُس نے کہا :

"میں تیار ہوں ۔"

لوگوں نے زور زور سے تالیاں بجائیں ۔ لاپونگ اور پجاری بڑے خوش ہوئے ۔ ان کے خیال میں جوگی عنبر اُن کے جال میں پھنس گیا تھا ۔

اسی وقت پتھریلی زمین کھود کر ساتھ ساتھ دو گہری قبریں کھودی گئیں ۔ دونوں قبروں میں پجاری اور عنبر اُتر گئے ۔ اندر لیٹنے کے لیے جگہ بنا دی گئی تھی ۔

ایک قبر میں عنبر اور ایک قبر میں عظیم پجاری اتر کر لیٹ گئے ۔ اسی وقت اوپر پتھر کی سلیں رکھ کر قبریں بند کر دی گئیں ۔ پھر اُوپر سے گارا مٹی لیپ کر قبروں کے سوراخ بند کر دیے گئے تاکہ کہیں سے ذرا سی بھی ہوا نہ جا سکے ۔

عنبر قبر کے اندر جا کر بڑے آرام سے لیٹ گیا ۔ اُس نے اپنے اوپر نیند طاری کر لی ۔ اب وہ ایک مہینے تک سو سکتا تھا دوسری قبر میں عظیم پُجاری نے جادو کے زور سے اپنے آپ کو خواب کی دنیا میں پہنچا دیا اور گہری نیند سو گیا ۔ باہر پہرہ بیٹھ گیا ۔

لوگ ٹولیاں بنا کر وہاں بھجن گانے لگے ۔ ایک دن، دو دن، تین دن ۔ سات دن گزر گئے ۔ عین وقت پر لاپونگ اپنے آدمی لے کر مندر سے نکلا اور قبروں کے پاس آ گیا ۔ وہاں لوگوں کا ہجوم جمع تھا ۔ لوگ ڈھول بجا رہے تھے اور نعرے لگا رہے تھے ۔

سب سے پہلے پجاری کی قبر کھودی ۔ پجاری بالکل ٹھیک حالت میں کپڑے جھاڑ کر باہر نکل آیا ۔ لاپونگ نے نعرہ لگایا ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگوں نے بھی خوشی سے نعرے لگائے اور ڈھول بجائے — اب لاپونگ کے اشارے پر عنبر کی قبر کھودی جانے لگی — وہاں خاموشی چھا گئی — ہر کوئی عنبر جوگی کو زندہ حالت میں دیکھنے کے لیے بے تاب تھا — لاپونگ کو یقین تھا کہ اندر سے جوگی عنبر کی پھولی ہوئی لاش ہی نکلے گی — قبر پر سے سل ہٹا کر جب نیچے دیکھا گیا تو عنبر زندہ تھا — وہ اُٹھا اور کمبل جھاڑتا ہوا قبر سے باہر نکل آیا — لوگ بہت خوش ہوئے — انھوں نے ڈھول پیٹ کر اپنی خوشی کا اظہار کیا —

لاپونگ اور پجاری کے دلوں پر اوس پڑ گئی — وہ سخت نا امید بھی ہوئے اور حیران بھی کہ یہ شخص سات روز قبر کے اندر زندہ کیسے رہا ؟

لاپونگ نے پجاری کے کان میں کہا :

" میرے آقا! اس کے پاس بھی کوئی جادو ہے "

پجاری بولا :

" فکر نہ کرو — میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا — اب میں دوسرے طریقے سے حملہ کروں گا "

اور اس کے ساتھ ہی مکار پجاری تالی بجا کر مسکراتے ہوئے عنبر کی طرف بڑھا اور اُسے سینے سے لگا کر بولا :

" عنبر جوگی سچا جوگی ہے — میں جانتا تھا کہ میرے عظیم

ناگ مندر میں کوئی چھوٹا جوگی نہیں آ سکتا "

پھر اس نے عنبر کا ماتھا چوم کر کہا :

" میرے بیٹے، میرے ساتھ مندر میں چلو — آج سے تم ناگ دیوتا کے مہمان بن کر رہو گے "

عنبر بھی یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے اسے ناگ مندر کے اندر اُن کوٹھڑیوں تک جانے کا موقع مل جائے، جہاں صرف خاص خاص جوگیوں کو ہی جانے کی اجازت مل سکتی تھی — وہ مقدس تالاب بھی مندر کے اندر ہی تھا — جہاں عنبر نے اپنے بھائی اور دوست ناگ کی لاش کی صندوقچی رکھنا تھی — اس نے بڑے پجاری کا شکریہ ادا کیا اور کہا :

" میں آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں — میں ناگ مندر کے قریب رہ کر عبادت کرنا پسند کرتا ہوں "

پجاری نے عنبر جوگی کو ساتھ لیا اور عظیم مندر کی ڈیوڑھی میں داخل ہو گیا — لاپونگ اس کے ساتھ تھا — ناگ مندر بہت بڑا مندر تھا — اس کے درمیان میں ایک تالاب تھا — اس تالاب میں پھول تیر رہے تھے — تالاب کے پیچھے مقدس چھوٹی کوٹھڑیاں تھیں، جہاں خاص خاص جوگی لوگ آ کر ٹھہرا کرتے تھے — برآمدوں میں سنگ مرمر کا فرش لگا تھا — سیاہ پتھر کے ستونوں پر مندر کی دوسری منزل کھڑی تھی — اس منزل کی چھت کے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سونے چاندی کے سانپ بنے ہوئے تھے — درمیان میں بڑا ہال کمرہ تھا — جس کے ایک چبوترے پر ایک بہت بڑے کالے ناگ کا بُت بنا ہوا تھا — جس نے اپنا پھن اٹھا رکھا تھا — یہ عظیم ناگ دیوتا تھا — اس کے دائیں بائیں قطار میں کتنے ہی پتھر کے سانپوں کے بُت بنے ہوئے تھے — ناگ دیوتا کے پھن کے اُوپر سونے کا چھتر لگا تھا — ناگ دیوتا کی دونوں آنکھوں میں دو سرخ یاقوت جڑے ہوئے تھے، جو بڑے قیمتی تھے — اس کے آگے ایک چھوٹا سا حوض تھا جو خالی تھا —

ہر چاند کی پہلی تاریخ کو اس حوض میں بکروں کو قربان کر کے سانپ کے بُت کو ان کے خون سے نہلایا جاتا تھا — اس کے بعد زندہ سانپوں کو اس حوض میں چھوڑ دیا جاتا تھا — ساری رات یہ سانپ ایک دوسرے سے جنگ کرتے — صبح جو سانپ بچ جاتے، اُن کو ناگ دیوتا کے قدموں میں بنے ہوئے سوراخوں میں رہنے کی اجازت مل جاتی تھی — ایک مہینے کے بعد یہ سانپ لوگوں میں فروخت کر دیے جاتے ۔ اور پھر چاند کی پہلی تاریخ کو نئے سانپ پکڑ کر لائے جاتے تھے —

عنبر جوگی کو ایک کوٹھڑی دے دی گئی — اس نے اپنا بستر اندر جما لیا — پجاری اور لاپونگ اس سے ہاتھ ملا کر چلے گئے —

عنبر نے دروازہ بند کرتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ناگ کی لاش کو رومال سے نکال کر اُسے غور سے دیکھا اور پھر اسے کوٹھڑی کے کونے میں پڑے ایک بڑے صندوق کے پیچھے چھپا دیا — اب اُسے صرف ایک صندوقچی کہیں سے پیدا کرنا تھی اور پھر ناگ کی لاش کو تالاب کے اندر لے جا کر رکھ دینا تھا — ناگ نے ایک بار عنبر سے کہا تھا :

"عنبر، اگر میں دو ٹکڑے ہو کر مر گیا تو یاد رکھنا میرے جسم سے تیز شعاعیں نکلنا بند ہو جائیں گی اور زمین کے اندر اور باہر کے سانپوں کو میرے بارے میں کوئی خبر نہ مل سکے گی"

اور ایسا ہی ہوا — پہلے ناگ زندہ حالت میں اس مندر میں آیا تھا تو یہاں کے سانپ اس کی تعظیم کرنے آئے تھے — اب چونکہ وہ مر چکا تھا، اس لیے کسی کو پتا نہ چل سکا تھا کہ عظیم ناگ کی لاش اس مندر کی ایک کوٹھڑی میں پڑی ہے —

دوسری طرف مکار پجاری نے عنبر جوگی کو ہلاک کرنے کے طریقوں پر غور شروع کر دیا تھا —

لاپونگ نے کہا :

"میرے آقا، آپ اپنا جادو اُس پر ایک بار آزما کر تو دیکھیں — ہو سکتا ہے وہ جانور بن جائے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری نے کچھ سوچ کر جواب دیا:

"نہیں لاپونگ، اس پر ہمارا جادو نہیں چلے گا۔ اگر وہ چھ دن زمین کے اندر دفن رہ کر زندہ باہر نکل سکتا ہے تو پھر اس پر ہمارا جادو اثر نہیں کرے گا۔"

لاپونگ نے پوچھا:

پھر آپ نے کیا سوچا ہے؟ عنبر جوگی اگر زندہ رہا تو آپ کے لیے خطرہ بن جائے گا — لوگ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور آپ کی عزت گھٹ جائے گی — ہو سکتا ہے، ایک دن لوگ اسی کو عظیم ناگ مندر کا بڑا پجاری بنا دیں۔"

"خاموش" پجاری نے لال لال آنکھیں نکال کر لاپونگ کو جھاڑتے ہوئے کہا: "ایسا نہیں ہو سکتا — میں تبت کے سارے جادوگروں کی مدد لوں گا اور اس جوگی عنبر کو جلا کر راکھ بنا ڈالوں گا۔"

لاپونگ خاموش ہو گیا — پجاری پریشانی کے ساتھ ٹہل رہا تھا — اس نے اپنے شاندار مگر پُراسرار کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا:

"انتظار کرو، میرا وار اس بار خالی نہیں جائے گا۔"

اور پجاری نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ زور سے بند کر دیا —

لاپونگ مندر کے بڑے کمرے کی طرف آہستہ آہستہ چل پڑا راستے میں جو پجاری ملتا وہ لاپونگ کو جھک کر سلام کرتا —

ناگ مندر کے ارد گرد چھوٹی سی آبادی تھی — جہاں غریب لوگ رہتے تھے — اس آبادی میں ایک جولاہا بھی رہتا تھا — اس جولاہے کا ایک ہی بچہ تھا — اس کا نام تمان تھا — تمان کی عمر سات آٹھ سال کی تھی اور بڑا شرارتی لڑکا تھا — جب عنبر جوگی بن کر مندر کے باہر بیٹھا تھا تو تمان اس کے پاس آکر اس کے سامنے جلتے الاؤ میں سوکھی لکڑیاں لا کر ڈالا کرتا تھا تاکہ آگ بجھنے نہ پائے اور عنبر کو سردی نہ لگے — عنبر شام کو تمان کو بھی پھل اور پیسے دیتا تھا —

اب جب تمان کو پتا چلا کہ عنبر جوگی مندر کی کوٹھڑی میں چلا گیا ہے تو وہ ایک دن مندر کی دیوار پھاند کر کوٹھڑیوں کی طرف چھپ چھپ کر چل پڑا — چھوٹے بچوں کو مندر میں یوں ہی آنے جانے کی اجازت نہ تھی — وہ پوجا کے وقت اپنے ماں باپ کے ساتھ آسکتے تھے — وہ کسی نہ کسی طرح عنبر کی کوٹھڑی میں پہنچ گیا — وہ اپنے ساتھ عنبر کے لیے تازہ پنیر لایا تھا — عنبر کوٹھڑی کے اندر بیٹھا تھا کہ تمان دروازہ کھول کر اندر آگیا —

"ارے شریر، تم یہاں بھی آگئے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مالک، میں تمہیں ملنے آیا ہوں — یہ لو پنیر، میری ماں نے یہ رات کو خود تیار کیا تھا — کھاؤ گے نا ؟"

"ضرور ضرور —"

عنبر نے پنیر لے کر رکھ لیا ۔ اور تمان سے کہا :

"بیٹا، کیا تم نہیں جانتے کہ ناگ مندر میں چھوٹے بچوں کو پوجا کے وقت سے پہلے یا بعد آنے کی اجازت نہیں ؟ اس لیے اب تم چلے جاؤ، میں کل تم سے ملنے تمہارے گھر آ جاؤں گا —"

تمان بولا :

"آؤ گے نا مالک، میں اور میری اماں تمہاری راہ دیکھیں گے — ہم تمہارے لیے کھیر پکا کر رکھیں گے —"

"ہاں ہاں، میں ضرور آؤں گا — اس وقت تم یہاں سے بھاگ جاؤ —"

تمان نے بڑے ادب سے عنبر کو سلام کیا اور مسکراتا ہوا کوٹھڑی سے باہر نکل گیا — عنبر نے دروازہ بند کر لیا —

تمان برآمدے کے ستونوں کی اوٹ میں چھپتا چھپاتا ناگ مندر کے پچھلے دروازے کی طرف جا رہا تھا — ایک جگہ پر سے اس نے دالان میں چھلانگ لگائی کہ دوسری طرف سے نکل جائے گا — وہاں اتفاق سے لاپونگ بیٹھا تھا — تمان اس کے پاس

ہی آ کر گرا - لاپونگ نے تمان کو پکڑ لیا —

"کون ہو تم ؟ یہاں کیسے آ گئے ؟"

لاپونگ نے تمان کو دبوچ لیا تھا — بے چارا تمان گھبرا گیا — کہنے لگا :

"جناب، میں تو ناگ دیوتا کے درشن کرنے آیا تھا۔"

"کمینے، جولاہے کی اولاد — ابھی تمہیں اس گستاخی کی سزا دیتا ہوں —"

اچانک لاپونگ کی آنکھیں چمک اٹھیں — کیوں نہ اس ہفتے پجاری کو اس لڑکے کا تازہ خون پینے کو پیش کیا جائے ! لاپونگ نے سوچا اور وہ بہت خوش ہوا — کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چھوٹے بچے کا خون پی کر پجاری بڑا خوش ہو گا اور اسے انعام دے گا — اس نے تمان کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا :

"رونے کی ضرورت نہیں بابا، جاؤ، میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا — آؤ میرے ساتھ — میں تمہیں ناگ دیوتا کے درشن کراتا ہوں —"

تمان نے اپنے آنسو پونچھ کر کہا :

"شکریہ لاپونگ، میں پھر کبھی درشن کر لوں گا — میری ماں میری راہ دیکھ رہی ہے —"

لاپونگ آنکھیں نکال کر گرجا :

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نادان، ناگ دیوتا کی بے عزتی کرتا ہے؟ چل پہلے درشن کر۔"

تمان نے سوچا کہ چلو درشن بھی کر لیتے ہیں۔ اس سے کیا فرق پڑے گا۔

وہ لاپونگ کے ساتھ ہو لیا۔ لاپونگ اسے برآمدے سے گزر کر ایک جگہ سیڑھیاں اُترنے لگا جو زمین کے اندر جاتی تھیں۔ تمان ذرا ہچکچایا اور بولا:

"ناگ دیوتا کا بُت تو مندر کے اُوپر والی منزل میں ہے۔"

"بکواس بند کرو۔ چلو میرے ساتھ۔"

اور لاپونگ نے تمان کو بازو سے پکڑ کر تہ خانے کی سیڑھیوں میں گھسیٹ لیا۔ اب تمان کا دل دھڑک اٹھا۔ اُسے اپنے ارد گرد خطرہ منڈلاتا دکھائی دیا۔ لیکن وہ ہٹے کٹے لاپونگ کی گرفت میں تھا اور بھاگ نہیں سکتا تھا۔ لاپونگ اُسے سیڑھیوں پر دھکیلتا ہوا تہ خانے میں لے گیا، جہاں گھُپ اندھیرا تھا۔ لاپونگ نے اندھیرے میں ہی تمان کو کونے کی طرف گراتے ہوئے کہا:

"خبردار، اگر یہاں سے نکلنے کی کوشش کی۔"

اور لاپونگ تہ خانے کا لوہے کا دروازہ بند کر کے اُوپر آ گیا۔ تمان بے چارہ اکیلا رہ گیا۔ اور اندھیرے میں ڈر کے

مارے اس کا بُرا حال ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ لاپونگ اسے اندھیرے تہ خانے میں کیوں لایا ہے۔ وہ گھبرا گیا۔ ڈر گیا اور ماں کو آوازیں دے کر رونے لگا۔ مگر وہاں اُس کی آواز سننے والی اس کی ماں نہیں تھی۔ اس کا باپ بھی نہیں تھا۔ اس کا کوئی ہمدرد نہیں تھا۔ وہ اکیلا تھا اور موت اپنے وقت کا انتظار کر رہی تھی۔

لاپونگ سیدھا مندر کے عظیم پجاری کے پاس گیا اور بتایا کہ اس نے آج ایک تر و تازہ شکار پکڑا ہے۔

پجاری نے ڈکار مارتے ہوئے کہا:

"کون ہے وہ؟"

لاپونگ نے کہا:

"بستی کے جولاہے کا بیٹا تمان ہے۔ آپ اس ہفتے اُسے بکرا بنا کر چٹ کر جائیں۔ ایسا بچہ مندر میں شاید ہی کبھی آتے۔"

پجاری کی باچھیں کھل گئیں۔ ہونٹوں سے رال بہنے لگی۔ بولا:

"شاباش، تم میرے لیے بڑا تر مال لاتے ہو۔ تمان کو میں بکری بنا کر اس کا خون پی جاؤں گا۔ کہاں ہے وہ؟"

لاپونگ نے کہا:

"اُسے مقدس تہ خانے میں بند کر دیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بہت اچھا کیا — پرسوں آدھی رات کو اسے ذبح کر دیا جائے گا۔"

تمان بے چارہ اندھیرے میں پڑا روتا رہا اور اپنی ماں کو یاد کرتا رہا — پھر وہ روتے روتے تھک گیا اور اندھیرے میں ہی فرش پر لیٹ کر ہوئے ہوئے سسکیاں بھرنے لگا — اسے خبر ہی نہیں تھی کہ اس کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ایک رات چھوڑ کر اسے ذبح کر دیا جائے گا —

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

طلالہ کی رُوح

وہ رات بڑی خوف ناک تھی —

آسمان پر سیاہ بادل چھائے تھے — ہلکی ہلکی برف گر رہی تھی۔ مندر میں سناٹا چھایا تھا — عنبر آدھی رات کو اپنے دوست ناگ کی لاش کو لے کر کوٹھڑی سے باہر نکلا — ناگ کا کٹا ہوا جسم اس نے ایک چھوٹی صندوقچی میں بند کر رکھا تھا — وہ اسے ناگ مندر کے تالاب میں رکھنے جا رہا تھا — مندر کے سب لوگ سو رہے تھے — عنبر صندوقچی لے کر باہر برآمدے میں آگیا، یہاں اندھیرا تھا — صرف ایک ستون کے ساتھ تیل کا دیا روشن تھا۔ وہ مندر کے بڑے کمرے کے پیچھے سے ہو کر تالاب کے پاس آ کر رُک گیا — یہاں تالاب پانی سے بھرا ہوا تھا۔ کنارے کنارے پتھروں پر سانپ کی مورتیاں رکھی تھیں —

عنبر نے تالاب کی سیڑھیاں اتر کر پانی میں غوطہ لگایا — وہ پانی کے اندر ہی اندر دُور نیچے چلا گیا اور ایک بڑے سے پتھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے نیچے صندوقچی چھپا کر رکھ دی اور پھر پانی سے باہر نکل آیا۔ اُسے کسی نے پانی سے باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا — اس نے کپڑے اتار کر نچوڑے اور پھر سے پہنے۔ وہ واپس اپنی کوٹھڑی کی طرف جا رہا تھا کہ اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ عنبر جلدی سے ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا — کیا دیکھتا ہے کہ مکار لاپونگ سیاہ چادر سے منہ سر لپیٹے چلا آرہا ہے —

وہ عنبر کے قریب سے گزر گیا — عنبر نے سوچا، یہ آدھی رات کو کدھر جا رہا ہے؟ اس نے لاپونگ کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ مندر کے برآمدے میں سے گزر کر لاپونگ اس دروازے کی طرف آگیا، جہاں سے ایک راستہ نیچے تہ خانے کو جاتا تھا۔ لاپونگ نے دروازے پر پہنچ کر اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا — عنبر تیزی سے ستون کے پیچھے ہو گیا —

لاپونگ کو جب تسلی ہو گئی کہ اس کا پیچھا نہیں کیا جا رہا تو وہ تہ خانے کی سیڑھیاں اُتر گیا۔

عنبر بھی اس کے تھوڑی دیر بعد سیڑھیاں اترنے لگا۔ سیڑھیاں تہ خانے کو جاتی تھیں — وہاں اندھیرا تھا، مگر عنبر اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا —

لاپونگ تہ خانے میں آکر کونے میں سوتے ہوئے بچے تمان کے پاس آکر جھک گیا — عنبر نے اس بچے کو پہچان لیا۔ یہ بچہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اس کے پاس آیا کرتا تھا۔

یہ شخص اس بچے کو یہاں کیوں لایا ہے؟ عنبر نے سوچا، اور اب اُس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہے؟ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ لاپونگ نے بڑے پجاری کی دی ہوئی جادو کی کیل جیب سے نکال کر تمان کے بازو میں ٹھونک دی۔ ایک پل میں لڑکا انسان سے بکری بن گیا — اور مَیں مَیں کرنے لگا —

عنبر نے ناگ کو تو انسان سے پرندہ اور درندہ بنتے دیکھا تھا، مگر اس بچے کو بکری بنتے دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا — وہ اب یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ لاپونگ نے اس بچے کو بکری کیوں بنایا ہے؟

بکری ساتھ لے کر لاپونگ تہ خانے سے باہر آگیا۔ اور سیدھا بڑے پُجاری کی کوٹھڑی کی طرف چلا — عنبر برابر اس کا پیچھا کر رہا تھا — بڑے پُجاری کی کوٹھڑی میں شمع روشن تھی اور لوبان سُلگ رہا تھا — لاپونگ نے بکری لے جا کر پجاری کو پیش کر دی اور کہا:

"انسانی خون بکری کی شکل میں حاضر ہے میرے آقا — اسے شوق سے پی جائیں"

پُجاری نے جادو کی آنکھ سے بکری کے اندر چھپے ہوئے انسانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بچے کو صاف دیکھ لیا تھا۔۔ اس کا چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا اور آنکھوں میں وحشیانہ چمک اُمڈ آئی۔۔ اس نے لاپونگ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"شاباش لاپونگ، تُو نے شاگردی کا حق ادا کر دیا ہے۔ فکر نہ کرو۔ میں بہت جلد تمہیں اس مندر کا دوسرا بڑا پجاری بنا دوں گا۔"

لاپونگ نے جُھک کر کہا:

"شکریہ عظیم پجاری۔۔ اب مجھے حکم دیں کہ میں اس بکری کو ذبح کر کے اس کا خون آپ کی خدمت میں پیش کروں۔"

"اجازت ہے، یہ لو مقدس چُھری۔"

بڑے پجاری نے اپنے سیاہ لبادے کے اندر سے چمکتی ہوئی تیز دھار والی چُھری نکال کر لاپونگ کو دے دی۔۔ عنبر ایک طرف چھپ کر کھڑا یہ سارا خونی تماشا دیکھ رہا تھا۔۔ وہ معصوم بچے کی زندگی ہر حالت میں بچا لینا چاہتا تھا کہ ایک غریب ماں باپ کا نورِ نظر اس وحشی درندے انسان کی بھینٹ چڑھ جائے۔۔

عنبر سامنے آ گیا اور بولا:

"میں یہ ظلم نہیں ہونے دوں گا۔"

"تم کون ہو؟" پجاری نے گرج کر کہا۔

اس نے جب اپنے سامنے عنبر جوگی کو دیکھا تو ہکا بکا سا ہو کر رہ گیا۔

"تم۔۔ تم یہاں کس طرح آ گئے؟"

لاپونگ نے کہا:

"عظیم استاد، آج اس کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

پجاری نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا:

"اس کو میرے جادو کا راز معلوم ہو گیا ہے۔ اسے بھی ہلاک کر دو لاپونگ۔"

عنبر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا:

"تم لوگ دوسری بار بھی اگر پیدا ہو کر دنیا میں آ جاؤ تو مجھے ہلاک نہیں کر سکتے۔"

پجاری نے دیوار کے ساتھ رکھا ہوا نیزہ اٹھا لیا۔۔

"لاپونگ، پہلا وار میں کروں گا۔"

لاپونگ نے خنجر لہراتے ہوئے کہا:

"نہیں عظیم استاد۔ اس عنبر کو میں قتل کروں گا۔ تم آج اس کا خون پینا، تمان پھر سہی۔"

اس کے ساتھ ہی لاپونگ نے عنبر کے سینے میں خنجر گھونپ دیا۔۔ عنبر نے اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہ کی۔۔ لاپونگ نے دوسرا وار کیا۔۔ عنبر ویسے ہی کھڑا رہا۔۔ لاپونگ نے تیسری بار خنجر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کی گردن پر مارا کہ اس کا گلا کاٹ کر رکھ دے۔ مگر اب بھی عنبر پر کوئی اثر نہ ہوا — اُسے ہلکی سی خراش تک نہ آئی اور لاپونگ کا خنجر ٹوٹ گیا تھا —

وہ پریشان ہو گیا — پجاری نے ایک نعرہ لگایا اور نیزہ لے کر عنبر پر حملہ کر دیا — نیزہ عنبر کے پیٹ پر لگا مگر اس کے پیٹ کے اندر جانے کی بجائے پجاری کے ہاتھوں میں ہی دوہرا ہو گیا — عنبر نے پُجاری کو ایک ہاتھ سے دوسری طرف ہلکا سا دھکا دے دیا —

پجاری دھڑام سے سامنے والی دیوار کے ساتھ جا لگا —

لاپونگ نے اب دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی تلوار کھینچ کر عنبر پر حملہ کر دیا — یہ اس کی بے وقوفی تھی۔ اسے یہ حملہ نہیں کرنا چاہیے تھا — عظیم پجاری سمجھ گیا تھا کہ عنبر جوگی میں کوئی خاص بات ہے، اس لیے وہ خاموش ہو گیا تھا، لیکن لاپونگ نے عنبر پر تلوار کا بھرپور وار کر دیا — تلوار عنبر کے سر پر لگی، مگر عنبر کا سر اسی طرح رہا — البتہ تلوار دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑی —

اس سے زیادہ عنبر لاپونگ کا لحاظ نہیں کر سکتا تھا۔ اُسے بھی غصہ آ گیا — اس نے لاپونگ کو دائیں ہاتھ سے گردن سے پکڑ کر اُوپر اٹھا لیا اور بائیں ہاتھ سے اُسے اتنے زور سے

جھٹکا دیا کہ لاپونگ کی گردن تو عنبر کے ہاتھ میں رہ گئی اور اس کا باقی جسم کٹ کر نیچے گر پڑا — عنبر نے اس کی گردن والا سر بھی نیچے پھینک دیا — بڑے پجاری نے موقع کو پہچانتے ہوئے بڑی مکاری سے کام لیا اور ہاتھ باندھ کر عنبر جوگی کے سامنے کھڑا ہو گیا —

"تم عظیم جادوگر ہو عنبر جوگی — میں تمہیں مان گیا — آج سے میں تمہارا خادم ہوں — تم میرے گرو ہو — میں تمہارا چیلا ہوں —"

عنبر نے کہا :

"اس کی ضرورت نہیں — پہلے اس بچے کو پھر سے انسان بناؤ —"

"جو حکم میرے گرو دیو —"

بڑے پجاری نے آگے بڑھ کر بکری کے بازو سے کیل کھینچ لیا — بکری پھر سے انسانی بچہ تمان کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ عنبر نے بچے کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور اسے لے کر واپس چلا — بڑا پجاری اس کے پیچھے پیچھے تھا —

عنبر نے کہا :

"میں اسے اس کے ماں باپ کے گھر چھوڑنے جا رہا ہوں"

بڑے پُجاری نے ہاتھ باندھ کر کہا :

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مجھے امید ہے گرو دیو، کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہوگا۔ اور تم اس کے ماں باپ کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے۔"

عنبر نے کہا:

"اگر تم وعدہ کرتے ہو کہ آیندہ کسی انسان کو ہلاک نہیں کرو گے تو میں تمہارے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں گرو دیو۔" پجاری نے گڑگڑا کر کہا۔

"ٹھیک ہے، میں کسی سے بات نہیں کروں گا۔"

اور عنبر بچے کو لے کر اس کے ماں باپ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

بڑے پجاری نے لاپونگ کی لاش کے ٹکڑے اُٹھا کر وہیں ایک گڑھے میں دفن کر دیے اور کونے والے صندوق میں سے جادو کا آئینہ نکال کر اس پر منتر پھونکا اور کہا:

"اے عظیم الشان جادوگروں کے بادشاہ، مجھے بتا کہ یہ عنبر جوگی کون ہے؟ کیا یہ وہی انسان تو نہیں جو مر نہیں سکتا اور جس کی مجھے تلاش تھی؟"

آئینے میں ایک جادوگر کی خوفناک شکل اُبھری۔ یہ جادوگروں کا بادشاہ شاہ افراسیاب تھا۔ اس کی سُرخ آنکھوں سے

سبز روشنی نکل رہی تھی — اس نے ترچھی آنکھوں سے پُجاری کی طرف دیکھ کر کہا:

"اے احمق، یہ تمہارا شکار ہے — اس انسان پر موت حرام ہے — یہ نہیں مرے گا — تم جس جادوئی منتر کی تلاش میں ہو وہ اسی عنبر کو آگ کے کنویں میں پھینکنے سے تمہیں حاصل ہوگا۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اسے مندر کے پُراسرار کنویں میں پھینکنے میں کامیاب ہوتے ہو کہ نہیں۔"

اتنا کہہ کر افراسیاب کی شکل آئینے سے غائب ہوگئی۔ پجاری کا چہرہ خوشی سے کھِل اُٹھا — اُسے اس عنبر جوگی کی تلاش تھی — اب وہ امر ہو جائے گا — اُسے بھی موت نہیں آئے گی — وہ رہتی دنیا تک جوان اور زندہ رہے گا۔ اس نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اور غور کرنے لگا کہ عنبر کو کس طرح پھانس کر کنویں تک لے جائے؟

اگلے روز پُجاری نے عنبر کو ناگ دیوتا کے قدموں میں پڑے ہوئے قیمتی ہیرے موتی لا کر پیش کیے اور کہا:

"اے عظیم جوگی، میں یہ قیمتی ہیرے جواہرات تمہاری خدمت میں نچھاور کرنے کے لیے لایا ہوں۔"

عنبر اپنی کوٹھری میں بیٹھا تھا — اس نے کہا:

"مجھے ان موتیوں کی کوئی خواہش نہیں۔ تم ان کو بیچ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بستی کے غریبوں میں کھانا تقسیم کر دو۔"

"ایسا ہی ہو گا گرو دیو۔" پجاری نے جھک کر ادب سے کہا۔

پھر بڑی ہوشیاری اور مکاری کے ساتھ اپنی سازش پر عمل کرتے ہوئے بولا:

"عظیم گرو دیو، کیا آپ آج رات مجھ غریب کے گھر آ کر کھانا نوش نہیں فرمائیں گے؟"

"اس کی کیا ضرورت ہے؟"

"حضور، میری عزت میں اضافہ ہو گا۔ مجھے خوشی ہو گی اور میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھوں گا۔"

عنبر نے سوچا کہ اس میں کیا برائی ہے۔ اس شخص نے برائی سے توبہ کی ہے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیے؛ چنانچہ عنبر نے ہاں کر دی۔ پجاری بڑا خوش ہوا اور جھک کر سلام کر کے واپس چلا گیا۔

اپنے کمرے میں جا کر اس نے ہرن کا میٹھا اور بھنا ہوا گوشت تیار کروایا۔ رات کو رنگ دار چاول اور کھیر پکوا کر دستر خوان سجا دیا۔ عنبر دستر خوان پر بیٹھ گیا۔

مکار پجاری نے اپنا کام کر دیا تھا۔ اس نے چاول کی ایک پلیٹ میں بے ہوش کرنے والی خاص دوا ملا دی تھی۔

عنبر کے آگے وہی چاولوں کی تھالی رکھتے ہوئے پجاری نے بڑی عاجزی سے کہا:

"حضور، صرف میری خاطر اس تھالی میں سے دو نوالے کھائیں۔ اس میں خاص طور پر میں نے زعفران ڈالا ہے۔"

چاولوں میں سے خوشبو اٹھ رہی تھی۔ عنبر نے سوچا کہ اس شخص کا دل نہیں توڑنا چاہیے۔ اس نے چاول کی تھالی میں سے دو چار نوالے کھائے۔ بے ہوش ہونے کے لیے تو اس تھالی کے دو نوالے ہی کافی تھے۔ عنبر کو تھوڑی دیر بعد اپنا سر چکر کھاتا محسوس ہوا۔ اس نے پجاری سے کہا:

"مجھے پانی دو۔"

ابھی پجاری اٹھا بھی نہیں تھا کہ عنبر کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ پجاری نے جلدی سے عنبر کو کندھے پر اٹھا لیا اور مندر کے سب سے خطرناک تہ خانے میں لے کر آ گیا۔

اس تہ خانے میں پرانے پجاریوں کی ہڈیاں مرتبانوں میں ڈال کر رکھی ہوئی تھیں اور یہاں وہ اندھا کنواں بھی تھا جس کے اندر سانپ بچھو بسیرا کرتے تھے۔ پجاری نے عنبر کے بے ہوش جسم کو کنوئیں کے اوپر رکھ کر اس پر جادو کے منتر پڑھ کر پھونکنا شروع کر دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بعد اُس نے عنبر کے جسم کو کنوئیں کے اندر لُڑھکا دیا۔ عنبر دھڑام سے کنوئیں کے اندر گر پڑا — نیچے پتھر مٹی اور سانپ بچھوؤں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ سانپوں اور بچھوؤں نے عنبر کے جسم پر حملہ کر دیا — وہ بار بار عنبر کو ڈسنے لگے۔ مگر عنبر پر بھلا اس کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

کنوئیں کے باہر کھڑا پجاری اب وہ خوفناک منتر اونچی آواز میں پڑھ رہا تھا، جس کے بعد کنوئیں میں آگ لگ جاتی۔ عنبر نے حماقت کی تھی — اسے پجاری کی سازش کے جال سے خبردار رہنا چاہیے تھا —

لیکن وہ ایسا نہ کر سکا — آگ اُسے نقصان پہنچا سکتی تھی — اس کے جسم کو کچھ عرصے کے لیے جلا سکتی تھی — کیونکہ یہ جادو کی آگ تھی؛ چنانچہ جوں ہی پجاری نے عنبر کے بیہوش جسم کو کنوئیں میں گرایا اور منتر پڑھنے شروع کیے — وہاں سے ہزاروں میل دُور قدیم مصر کے شاہی اہرام میں سوئی ہوئی ممی طلالہ کو اس کی خبر ہو گئی — طلالہ عنبر کی نیک دل ساتھی ممی تھی اور ہزاروں سال پہلے اُسی نے عنبر کو ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا تھا — اب وہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ اُس کے جادو کو کوئی اپنے منتروں سے بے اثر کر دے اور عنبر کے جسم کو نقصان

پہنچائے —

اُس نے اپنے اہرام کے اندر تابوت میں لیٹے لیٹے ہی ایک منتر پڑھ کر ہوا میں پھونک ماری — اس پھونک کے اثر سے کنوئیں کی دیوار میں ایک سُرنگ بن گئی اور عنبر کا بیہوش جسم اپنے آپ اُٹھ کر سُرنگ کے اندر چلا گیا اور سُرنگ بند ہو گئی —

دوسری طرف پجاری کے جادوئی منتروں سے کنوئیں میں آگ لگ گئی تھی — شعلے بلند ہو ہو کر اُٹھ رہے تھے۔ پجاری خوش ہو کر دیوانوں کی طرح قہقہے لگا رہا تھا — اب وہ اس انتظار میں تھا کہ اُس آگ کے اندر سے اُلو پھڑپھڑاتا ہوا نکلے جسے پکڑ کر وہ وہیں نوچ کر کھا جائے اور پھر ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جائے —

آگ جل کر بجھ گئی، مگر اس کے اندر سے کوئی اُلو نہ نکلا — اُلو تو اس وقت کنوئیں سے نکلتا، اگر اس آگ میں عنبر کا جسم بھی جلتا — مگر عنبر تو کنوئیں کی سُرنگ میں محفوظ پڑا تھا۔ آگ بجھ گئی — پجاری نے جھانک کر کنوئیں کے اندر دیکھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا — اُلو باہر نہیں نکلا تھا — پجاری بڑا ناامید ہوا — اُس نے دل میں کہا:

"عنبر بھی ہلاک ہو گیا اور اُلو بھی نہیں نکلا۔ ایسا کیسے ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

وہ جھٹ اپنے کمرے میں آیا۔ اُس نے جادوئی آئینے سے پوچھا۔ آئینے میں افراسیاب کی شکل نمودار ہوئی۔ اُس نے کہا:

"یہ ایک راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ عنبر زندہ ہے۔ عنبر زندہ ہے۔"

پجاری نے حیران ہو کر پوچھا:

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عظیم جادوگر دیوتا! کنوئیں میں سے تو آگ کے شعلے اُوپر کو نکل رہے تھے۔"

افراسیاب بولا:

"یہ ایک راز ہے۔ مصر کی قدیم ملکہ طلالہ کا راز ہے۔ جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ تم ناکام ہو گئے ہو۔ ہا ہا۔ تم ناکام ہو گئے ہو۔"

اور اس کے ساتھ ہی آئینے میں سے افراسیاب جادوگر کا چہرہ غائب ہو گیا۔

اب پجاری گھبرا گیا کہ اگر سچ مچ عنبر جوگی زندہ ہے تو وہ تو اُسے نہیں چھوڑے گا اور اُس سے سازش کا بدلہ ضرور لے گا۔ کاش، اسے افراسیاب جادوگر بتا دیتا کہ عنبر جوگی کہاں پر چلا گیا تھا تو وہ اُس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔

رات گزر گئی۔ دوسرا روز بھی گزر گیا۔ تیسری رات عنبر کو ہوش آیا تو اُس نے اپنے آپ کو ایک تنگ اور اندھیرے غار میں پایا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے دیکھا کہ سُرنگ کے آخر میں روشنی ہو رہی تھی۔ وہ آگے چل پڑا۔ اب اُسے سب کچھ یاد آ رہا تھا کہ کس طرح پجاری نے سازش کر کے اس کے کھانے میں بے ہوشی کی دوا ملا کر اُسے کنوئیں میں پھینک دیا تھا۔ آگ کی اُسے خبر نہ تھی۔

غار کے اندر ایک سوراخ میں سے روشنی آ رہی تھی۔ عنبر سوراخ سے باہر نکل آیا۔ یہاں برف پوش پہاڑوں کے اوپر چاند چمک رہا تھا اور یہ چاند کی روشنی تھی جو غار کے سوراخ میں سے اندر آ رہی تھی۔ عنبر برفانی راستے پر سے ہو کر ایک چھوٹے سے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ ناگ مندر سامنے والی پہاڑی کے دامن میں موجود تھا اور اس کے سنہری گنبد چاندنی میں چمک رہے تھے۔

عنبر خوش ہوا کہ وہ ناگ مندر سے زیادہ دور نہیں نکل گیا تھا۔ اس نے ناگ مندر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا، مگر بڑے خطرناک برف پوش راستوں پر سے ہو کر گزرتا تھا۔ ایسی خطرناک پگ ڈنڈیاں تھیں کہ انسان ذرا پھسل جائے تو سیکڑوں فٹ نیچے گہرے کھڈ میں گر کر ہلاک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو جائے۔

عنبر راتوں رات ناگ مندر میں پہنچ گیا۔

اس مندر میں اُس کے دوست ناگ کا کٹا ہوا جسم تالاب میں پڑا تھا۔۔ وہ چھ ماہ تک اس مندر سے نہیں جا سکتا تھا۔ اپنی کوٹھڑی میں آ کر عنبر نے اپنا ترشول نکالا اور سیدھا پجاری کی کوٹھڑی کے دروازے پر آ کر رُک گیا۔۔ پجاری اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا اور عنبر پر قابو پانے کے لیے کسی دوسری ترکیب پر غور کر رہا تھا۔۔ وہ اپنا کوئی بہت بڑا جادو آزمانا چاہتا تھا۔۔

دروازے پر کسی نے آہستہ سے دستک دی۔۔ پجاری اسی جگہ رُک گیا۔۔

دستک پھر ہوئی۔۔ باہر کوئی تھا۔۔ پجاری نے سوچا، کون ہو سکتا ہے؟ آدھی رات کو تو اس پُر اسرار طریقے سے اس کا شاگرد خاص لاپونگ ہی آیا کرتا تھا اور وہ مر چکا تھا۔۔ یہ کون ہے؟

پجاری نے دروازے کے پاس آ کر آہستہ سے پوچھا:

"کون ہو تم؟"

عنبر نے آواز بدل کر کہا:

"میں لاپونگ کا بھائی ہوں۔"

مگر پجاری آخر جادو گر تھا، فوراً پہچان گیا کہ یہ تو عنبر جوگی ہے۔۔ اب وہ سوچ میں پڑ گیا کہ کیا کرے؟

عنبر نے کہا:

"مہاراج دروازہ کھولیں۔ میں لاپونگ کا بھائی ہوں۔"

پجاری نے کہا:

"میں جانتا ہوں، تم کون ہو۔۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم واپس اپنی کوٹھڑی میں چلے جاؤ۔۔ نہیں تو میں اپنے جادو سے تمہیں بھسم کر دوں گا۔"

عنبر نے کہا:

"بہتر ہے، میں آ رہا ہوں۔۔ میرا خیال ہے، یہ تمہاری زندگی کی آخری رات ہے۔"

اور عنبر نے دروازے کو دھکا دیا۔۔ اتنا مضبوط لوہے کا بھاری بھرکم کھڈا کڑاک سے ٹوٹ گیا۔۔ دروازہ کھل گیا۔ کمرے میں شمع روشن تھی۔۔ اس کی روشنی میں پجاری پریشان سہما سہما سا کھڑا تھا۔۔ عنبر نے دروازہ بند کر دیا اور اس کے آگے کھڑا ہو گیا۔۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ تم ایک درندہ انسان ہو۔ تم اب تک سیکڑوں بے گناہ معصوم انسانوں کا خون پی چکے ہو۔ تم ایک آدم خور درندے ہو۔ تم نے میری جان لینے کی کوشش کی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

پجاری کو اپنی موت سامنے نظر آئی تو اس نے سب سے خطرناک جادوئی منتر پڑھ پڑھ کر پھونکنے شروع کیے۔ مگر عنبر پر بھلا کسی جادو کا کب اثر ہو سکتا تھا۔ اس نے کہا:

"میں سب جادوگروں کا باپ ہوں۔ تم مجھے نہیں جانتے ہو اور میں تم پر اپنا آپ ظاہر بھی نہیں کرنا چاہتا کہ میں یہاں کس لیے آیا ہوں۔ اس لیے اب تم اگلے جہان جا رہے ہو۔ تمہیں بھی اس قسم کی معلومات کی ضرورت نہیں ہے۔"

پجاری نے جب اپنا ہر وار خالی جاتے دیکھا تو ہاتھ جوڑ کر بولا:

"مجھے معاف کر دو۔ میری جان بخشی کر دو۔"

عنبر نے کہا:

"تم ایک درندے ہو۔ میں نے تمہیں ایک موقع دیا تھا۔ لیکن تم نے الٹا میری جان لینے کی کوشش کی۔ تمہیں زندہ چھوڑ دیا گیا تو نہ جانے تم کتنے انسانوں کو ہلاک کرتے گے۔ اس لیے اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں زیادہ تکلیف نہیں دوں گا۔ تمہیں اسی طرح ذبح کروں گا جس طرح کہ تم بے قصور انسانوں کو چھرے سے ذبح کیا کرتے تھے۔"

یہ کہہ کر عنبر نے ترشول کو نیزے کی طرح پجاری کے جسم میں

گھونپ دیا۔ پجاری کا جسم فرش پر چت ہو کر پڑ گیا۔ ترشول اس کے جسم میں میخ کی طرح گڑا ہوا تھا۔ عنبر نے پجاری کے صندوق سے چھرا نکال کر اس کی آنکھوں کے آگے لاتے ہوئے کہا:

"اسے پہچانتے ہو۔ کل تک اس سے تم دوسروں کا گلا کاٹتے رہے ہو۔ آج یہ تمہارا گلا کاٹے گا۔"

پجاری کے جسم سے پہلے ہی خون بہہ رہا تھا۔ اُس نے کہا:

"مجھے نہ مارو۔ مجھے نہ مارو۔"

عنبر نے کہا:

"جو سانپ بلاوجہ انسانوں کو ڈسنا شروع کر دے۔ اس کا ہلاک کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح سے نہ جانے کتنے انسانوں نے ذبح ہونے سے پہلے تم سے رحم کی بھیک مانگی ہوگی، مگر تم نے کسی ایک انسان پر رحم نہیں کیا۔ اب تم پر بھی رحم نہیں کیا جاتے گا۔"

اور عنبر نے چھرے کی نوک پجاری کی موٹی گردن میں گھونپ کر اُس کی بڑی شہ رگ باہر کھینچ لی اور پھر اُسے کاٹ ڈالا۔ پجاری اپنے ہی خون میں لت پت ہو کر تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ عنبر نے اس کی لاش اسی جگہ پڑی رہنے دی اور کوٹھڑی کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔ دوسرے روز سارے مندر میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شور مچ گیا — کہ بڑے پجاری کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور لاپونگ بھی غائب ہے — سب لوگ یہی سمجھے کہ لاپونگ پجاری کو قتل کر کے غائب ہو گیا ہے۔

دو چار دن کے بعد بڑے پجاری کا مخالف ایک دوسرا پجاری اس کی گدی پر بیٹھ گیا اور ناگ مندر کا بڑا پجاری کہلوانے لگا —

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

شاہ بلوط کا خزانہ

آیئے اب ذرا ماریا کی طرف چلتے ہیں —

ہم ماریا کو تابوت کے اندر سر کٹی شہزادی کی لاش کے ساتھ چھوڑ کر آئے تھے — اس تابوت پر راہب جادوگر بیٹھا تھا اور تابوت تاروں بھری رات میں سپین کے ملک کی طرف اڑا جا رہا تھا — تابوت زمین سے اتنا بلند تھا کہ نیچے سوائے بادلوں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا —

افریقہ کے ملک سے نکل کر تابوت نے سمندر کے اُوپر اُڑنا شروع کر دیا — سارا دن اور ساری رات تابوت سمندر کے اُوپر اُڑتا رہا — راہب جادوگر تابوت کے اوپر بیٹھا جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتا رہا۔ تاکہ کسی کو یہ اڑتا ہوا تابوت نظر نہ آئے۔

تیسرے روز شام کے وقت تابوت سپین کے پرانے شہر غرناطہ کے قدیم کھنڈروں کی طرف مڑ گیا — سورج غروب ہو رہا تھا — جادوگر راہب نے تابوت کے اُوپر بیٹھے بیٹھے دور نیچے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ دریا دیکھا جس کے کنارے کی پہاڑی کے اوپر وہ گرجا گھر تھا جس کے نیچے تہہ خانے میں شاہ بلوط کا عظیم الشان خزانہ ایک تابوت میں پڑا تھا — جادوگر راہب اسی تابوت کے پاس پہنچنا چاہتا تھا —

اس نے منتر پڑھ کر تابوت پر پھونکا — تابوت آہستہ آہستہ نیچے اُترنے لگا — جادوگر راہب تابوت کو پہاڑی والے گرجا گھر کے کھنڈروں میں لے آیا —

تابوت کھنڈروں میں پتھروں اور گرے پڑے بڑے بڑے ستونوں کے درمیان آکر ٹِک گیا — جادوگر راہب تابوت پر سے نیچے اُتر آیا — اس نے تابوت کے اُوپر پتھر اٹھا کر رکھنے شروع کر دیے — جب سارے کا سارا تابوت پتھروں میں چھپ گیا تو وہ گرجے گھر کی طرف روانہ ہو گیا —

شام کے سائے گہرے ہو گئے تھے — نیچے دریا خاموشی سے بہہ رہا تھا — پہاڑوں پر جنگل ہی جنگل تھے — گرجا گھر کے آس پاس بھی اُونچے اُونچے گھنے درخت کھڑے تھے —

گرجا گھر کا کھنڈر نیچے پڑا تھا — یہ گرجا نہ جانے کب سے اُجڑ چکا تھا — اسے آج سے کئی سو سال پہلے سپین کے بادشاہ شاہ بلوط نے بنوایا تھا — یہ وہی بادشاہ تھا، جس کا تابوت اسی گرجا گھر کے تہہ خانے میں دفن تھا اور جس کا عظیم الشان

خزانہ بھی اس کے ساتھ ہی دوسرے تابوت میں رکھا ہوا تھا اور جس کی کسی کو آج تک خبر نہ ہو سکی تھی — اس لیے کہ تہہ خانے کو جانے والے راستے کا کسی کو علم نہیں تھا — یہ راستہ گرجا گھر کے اندر جس خفیہ سیڑھی سے جاتا تھا، اس سیڑھی کے آگے پتھروں سے دیوار چُن دی گئی تھی —

جادوگر راہب کو سر کٹی شہزادی نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ وہ مجبور تھی کہ اپنے باپ کے خزانے کو ظاہر کر دے، کیونکہ اس خبیث جادوگر راہب نے جادو کے زور سے اس کا سر کاٹ کر لاش کی رُوح کو اپنے قبضے میں کر رکھا تھا — جب تک شاہ بلوط کا خزانہ جادوگر کو نہیں مل جاتا، وہ اس کی رُوح کو آزاد نہیں کر سکتا تھا —

جادوگر راہب گرجا گھر کے ٹوٹے پھوٹے دروازے کے سامنے آ کر رُک گیا — دروازہ کافی بلند تھا اور اوپر سے اس کی محراب کی ایک دیوار ٹوٹ چکی تھی — ایک جانب سے خشک بیل سانپوں کی طرح اوپر کو چڑھتی چلی گئی تھی — دروازے کے اندر گرجے کا صحن تھا — جادوگر راہب اندر داخل ہو گیا —

صحن میں ایک گول فوارہ تھا، جس پر زنگ لگ چکا تھا۔ اس کا چبوترہ ٹوٹ پھوٹ گیا تھا — اور حوض میں لمبی لمبی گھاس اُگی ہوئی تھی — فوارے کے اردگرد چار دیواری تھی، یہاں ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راستہ گرجے کے بڑے کمرے یعنی عبادت گاہ کو جاتا تھا ــ سرکٹی لاش کے بتانے کے مطابق گرجے کے تہہ خانے کو راستہ اسی عبادت گاہ میں جاتا تھا ــ وہاں فرش پر ایک جگہ سیڑھیاں نیچے اُترتی تھیں ــ

جادوگر راہب عبادت گاہ کے اندر آ گیا ــ

یہاں فرش جگہ جگہ سے اُکھڑا ہوا تھا ــ دیواروں اور چھت سے جالے لٹک رہے تھے ــ رات کا اندھیرا عبادت گاہ کو اور زیادہ پُراسرار اور فضا کو ڈراؤنا بنا رہا تھا ــ جادوگر راہب نے جُھک کر اُکھڑے ہوئے فرش کے پتھروں کو دیکھنا شروع کیا۔ سرکٹی لاش نے بتایا تھا کہ گرجا گھر کی عبادت گاہ کے کونے میں سیاہ رنگ کے پتھر کی ایک سِل ہے ــ اس کے نیچے سے راستہ تہہ خانے کو جاتا ہے ــ

اندھیرے کی وجہ سے جادوگر راہب کو سِل تلاش کرنے میں مشکل ہو رہی تھی ــ اُس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کونے میں دیکھنا شروع کیا ــ آخر وہ ایک پتھر کی سِل کے پاس آ کر رُک گیا ــ اُس نے اُسے اٹھایا تو نیچے ایک راستہ دکھائی دیا۔ تنگ راستہ نیچے اُتر گیا تھا۔ اندر سے ٹھنڈی اور نمدار ہوا کا جھونکا باہر کو نکل گیا ــ جادوگر راہب نے محسوس کیا، اس جھونکے میں لاش کو لگے ہوئے مسالے کی بُو تھی ــ اس نے منہ ہی منہ میں

جادو کا منتر پڑھ کر اپنے اردگرد پھونک ماری اور پھر نیچے سیڑھی پر قدم رکھ کر اُترنا شروع کر دیا ــ اندر ٹھنڈک تھی۔ اندھیرا تھا ــ

وہ اندھیرے میں سیڑھی اُترتا جا رہا تھا ــ

اچانک ایک چمگادڑ پھڑپھڑاتا ہوا اندھیری فضا میں جادوگر راہب کے سر کے اوپر سے غوطہ لگا کر باہر کو نکل گیا ــ جادوگر راہب اپنی جگہ پر ایک لمحے کے لیے خاموش بُت بن کر رُک گیا ــ اُس نے اپنے پیچھے کسی کے سانس لینے کی آواز سُنی تھی، جیسے اندھیری سیڑھیوں میں کوئی آہستہ آہستہ سانس لے رہا تھا ــ

جادوگر راہب نے ایک زبردست جادو کا منتر پڑھ کر پیچھے پھونک ماری ــ سانس کی آواز آنا بند ہو گئی۔ وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آ گیا ــ یہ تہہ خانے کا فرش تھا ــ اب اس کی آنکھیں اندھیرے میں تھوڑا تھوڑا دیکھ رہی تھیں ــ اس کو تہہ خانے کے فرش پر درمیان میں دو تابوت دکھائی دیے ــ

شہزادی کی لاش نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔ ان تابوتوں میں ایک میں بادشاہ شاہ بلوط کی لاش تھی اور دوسرے تابوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اُس کا عظیم الشان خزانہ تھا۔ جادوگر راہب تابوت کھولنے کے لیے بے تاب ہوگیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس تابوت میں بادشاہ کی لاش ہے اور کس تابوت میں بادشاہ کا خزانہ ہے؟

وہ دونوں تابوتوں کے درمیان جا کر کھڑا ہوگیا۔

اُسے ایک بار پھر اندھیرے تہ خانے میں سانس لینے کی وہی پُر اسرار آواز پھر سنائی دی۔ جادوگر راہب نے منہ ہی منہ میں جادو کے منتر تیز تیز پڑھنے شروع کر دیے۔ وہ بار بار پھونک مار رہا تھا۔ سانس لینے کی آواز بلند ہوتے ہوتے جیسے جادوگر راہب کے کانوں کے بالکل پاس آگئی تھی۔ اور سائیں سائیں کی طوفانی آوازیں پیدا ہو رہی تھیں۔ مگر منتر پھونکنے سے یہ آوازیں ایک بار پھر بند ہوگئیں۔

جادوگر راہب نے اطمینان کا سانس لیا۔

وہ تابوت کھولنے کو تیار ہوگیا۔ اُس نے ایک تابوت کا ڈھکن کھولنا چاہا۔ ڈھکنا بڑی سختی سے بند تھا۔ اس کے اوپر مٹی اور گرد کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔

جادوگر راہب بڑی کوشش کے بعد تابوت کا ڈھکنا کھولنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے ڈھکنا اُوپر اٹھایا تو ڈر کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ وہ

اگرچہ جادوگر تھا، مگر پھر بھی انسان تھا۔ اُس نے تابوت کے اندر ایک لاش دیکھی، جس کی ہڈیوں کے ساتھ کالے سانپ لپٹے ہوئے تھے۔ اور کھوپڑی کی دونوں آنکھوں میں دو سانپ بیٹھے اپنی لال لال آنکھوں سے جادوگر راہب کو گھور رہے تھے۔

اُس نے جلدی سے تابوت کو بند کر دیا۔

وہ گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

جب اس کے دل سے خوف دُور ہوا تو وہ دوسرے تابوت کی طرف بڑھا۔ ابھی اُس نے تابوت کو چھوا ہی تھا کہ تہ خانے میں ایک لمبی پھنکار کی آواز سنائی دی اور سامنے تہ خانے کی سیڑھیوں پر سے ایک بہت بڑا اژدہا رینگتا ہوا اُس کے سامنے آ کر اپنا منہ کھول کر لمبی زبان لہرانے لگا۔ یہ ان چار جنوں میں سے ایک جن تھا، جن کے بارے میں شہزادی جولیانہ نے کہا تھا کہ چار جن خزانے کی حفاظت کرتے ہیں۔

جادوگر راہب اس مصیبت کے ساتھ مقابلے کی تیاری کر کے آیا تھا۔ اُس نے ایسا جادو کر کے پھونکا کہ اژدہا کو آگ لگ گئی اور وہ چیختا چلاتا، پھنکارتا، تڑپتا واپس بھاگ گیا۔ اُس کے جاتے ہی دوسرا اژدہا نمودار ہوا۔ جادوگر نے اسے بھی بھگا دیا۔ اس کے بعد تیسرا جن اژدہا بن کر سامنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آ گیا — اُسے بھی بھگا دیا گیا —

اب چوتھے جن کی باری تھی —

وہ ایک بھیانک چیخ والی چڑیل کے رُوپ میں آیا — چڑیل نے جادوگر راہب پر حملہ کر دیا — اُسے خبر نہیں تھی کہ اس کا مقابلہ ایک جادوگر سے ہے — جادوگر راہب نے ایک ایسا منتر پڑھ کر پھونکا کہ چڑیل ایک دم سے ننھی سی چھپکلی بن گئی۔ جادوگر راہب نے چھپکلی پر پھونک ماری تو وہ آگ کا شعلہ بن کر جل گئی —

اس کے ساتھ ہی فضا میں ایک چیخ بلند ہوئی اور زبردست کڑک کے ساتھ بجلی سی تہہ خانے کے اندھیرے میں چمک گئی۔ مگر جادوگر راہب اپنی جگہ پر کھڑا رہا — جب چیخنے چلانے اور بادلوں کے گرجنے کی آوازیں بند ہو گئیں تو اُس نے تابوت پر جھک کر اُس کا ڈھکنا کھول دیا —

تابوت قیمتی جواہرات ہیرے موتیوں اور سونے کے زیوروں اور شاہی نو لکھے ہاروں سے بھرا ہوا تھا — جادوگر راہب کی آنکھیں کھُل گئیں — خوشی سے وہ پاگلوں کی طرح ناچنے لگا۔ اس نے تابوت کو بند کر کے اُسے سیڑھیوں کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا — وہ خزانے کے تابوت کو اب تہہ خانے سے باہر لے جانا چاہتا تھا —

تابوت بہت بھاری تھا — جادوگر راہب کے پاس ایسا کوئی جادو نہیں تھا جو اتنے بھاری تابوت کو تہہ خانے سے نکال کر باہر گرجا گھر کے صحن میں لے جاتا — وہ اُسے آہستہ آہستہ گھسیٹ کر سیڑھیوں کی طرف لا رہا تھا —

گرجا گھر کے اُوپر چاند بادلوں میں چھُپ گیا تھا — چاروں طرف پہاڑی، پہاڑی کی وادی اور پہاڑی کے جنگل میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا — ہوا سرگوشیاں کرتی گزر رہی تھی۔ ایک جنگلی بلّی نے پتھروں میں سے سر باہر نکال کر اُس تابوت کو دیکھا، جس میں سرکٹی شہزادی کی لاش پڑی تھی — خوف سے اس کے جسم کے بال کھڑے ہو گئے — وہ دوبارہ پتھروں میں جا کر چھُپ گئی —

عین اس وقت گرجا گھر کے پیچھے جو پُرانی دیوار تھی۔ اس طرف سے ایک سفید رنگ کا سانپ رینگتا ہوا پتھروں کی اس ڈھیری کے پاس آ کر رُک گیا — جس کے اندر شہزادی کی لاش والا تابوت چھُپا ہوا تھا —

اس سفید سانپ کو اپنے دیوتا عظیم ناگ کی بُو آ رہی تھی — یہ بُو اصل میں ناگ کی بہن ماریا کے جسم سے اُسے آ رہی تھی — سفید سانپ دراصل اس علاقے کے تمام سانپوں کا بادشاہ تھا — اور اپنے دیوتا ناگ کی بُو پا کر اِدھر آیا تھا —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کی بُو پتھروں کے اندر سے آ رہی تھی ۔ سفید سانپ نے پتھروں کے پاس منہ لے جا کر پھنکار ماری ۔ اُوپر کے سارے پتھر ایک دم سے مٹی بن کر اُڑ گئے ۔

یہ اس سفید سانپ کی پھونک کا اثر تھا کہ پتھر بھی اس کی گرمی سے راکھ بن کر اُڑ گئے ۔ پتھروں کے نیچے سے تابوت نظر آنے لگا ۔ سفید سانپ، سانپوں کا بادشاہ تھا اور اس کے اندر بہت سی طاقتیں تھیں ۔ اُس نے گرجا گھر کی دیوار کی طرف منہ کر کے تین بار پھنکار ماری ۔

تھوڑی ہی دیر بعد تین سانپ اپنا پھن اٹھائے اُس کے پاس آ کر ادب سے ایک طرف کھڑے ہو گئے ۔ سفید سانپ نے کہا :

"اس تابوت کے اندر دیوتا ناگ ہے ۔"

ایک سانپ نے کہا :

"عظیم ناگ کی بُو آ رہی ہے ۔"

دوسرا سانپ بولا :

"عظیم دیوتا کبھی قید نہیں ہو سکتا ۔"

تیسرا سانپ بولا :

"اسے کسی نے قتل نہ کر دیا ہو ۔"

سفید سانپ کہنے لگا :

"ہم اس قتل کا بدلہ لیں گے ۔ اس تابوت کو کھول دو۔"

تینوں سانپ تابوت کے اردگرد جا کر کھڑے ہو گئے ۔ انہوں نے تابوت کے ڈھکنے کی طرف منہ کر کے پھونکیں ماریں ۔ تابوت کا ڈھکنا اپنے آپ کھل گیا ۔ سفید سانپ نے آگے بڑھ کر تابوت کے اندر جھانکا ۔ اس میں دو عورتوں کی لاشیں تھیں ۔ ایک کا سر کٹا ہوا تھا ۔ راہب کے جادو کی وجہ سے ماریا کی نظر نہ آنے والی طاقت ختم ہو چکی تھی ۔ سفید سانپ نے پیچھے گردن گھما کر کہا : "عظیم ناگ نہیں ہے ۔ مگر اس کی بُو بہت تیز آ رہی ہے ۔"

"عظیم بادشاہ ایک لاش کا سر کٹا ہے ۔ دوسری بے ہوش ہے ۔ بُو اس میں سے آ رہی ہے ۔"

"کہیں یہ عظیم ناگ دیوتا کی بیوی تو نہیں؟"

"اسے ہوش میں لاؤ ۔"

سفید سانپ کے حکم پر ایک سانپ بھاگ کر وہاں سے چلا گیا ۔ وہ واپس آیا تو اس کے منہ میں کسی جھاڑی کی ایک شاخ تھی ۔

اس شاخ کو اس نے ماریا کے ناک کے پاس لے جا کر رکھ دیا ۔ اس شاخ کے پتوں میں سے اس قدر تیز بُو آ رہی تھی کہ ماریا نے ایک دم سے آنکھیں کھول دیں ۔ اُس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھا کہ اس کے اُوپر ایک گہرا سیاہ بادلوں میں چھپا ہوا آسمان ہے، جس میں چاند آنکھ مچولی کر رہا ہے — پھر اُس نے تابوت کے باہر دیکھا — تین سانپ پھن اٹھائے ادب سے کھڑے تھے — ایک سفید سانپ خاموش نظروں سے ماریا کی طرف دیکھ رہا تھا —

ماریا نے کہا:

"میں کہاں ہوں؟"

سفید سانپ نے انسانی آواز میں جواب دیا —

"تم سپین کے شہر غرناطہ کے پُرانے گرجا گھر کے باہر ہو، مگر پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو —"

ماریا نے سفید سانپ کو انسانوں کی طرح بات کرتے دیکھا تو خوش ہو کر بولی:

"کیا تم ناگ کو جانتے ہو؟"

سفید سانپ نے کہا:

"میں یہی سوال تم سے پوچھنے والا تھا — تمہارا عظیم ناگ دیوتا سے کیا رشتہ ہے؟ کیونکہ ہمیں تمہارے جسم سے، تمہارے کپڑوں سے اپنے عظیم ناگ دیوتا کی بُو آ رہی ہے"

ماریا نے کہا:

"ناگ میرا بھائی ہے"

سفید سانپ اور باقی تینوں سانپوں نے بھی اپنی گردنیں ماریا کے سامنے جھکا دیں —

سفید سانپ نے ماریا سے پوچھا:

"ناگ دیوتا کہاں ہے بہن؟"

"یہ تو مجھے خود بھی معلوم نہیں"

سفید سانپ بولا:

"وہ جہاں کہیں بھی ہے، خدا اُس کی حفاظت کرے مگر عظیم بہن، تم اس تابوت میں کیسے آ گئیں اور یہ سر کٹی لاش کس عورت کی ہے؟"

ماریا نے سفید سانپ کو جادوگر راہب کی ساری کہانی بیان کر دی، جسے سُن کر سفید سانپ کا غصے کے مارے رنگ بدل گیا — پہلے اس کے جسم کا رنگ سرخ ہوا، پھر نیلا، پھر جامنی اور پھر واپس سفیدی پر آ گیا — اُس نے کہا:

"جادوگر راہب نے عظیم ناگ دیوتا کی عظیم بہن کے ساتھ ظلم کیا ہے، اُسے اس کی سزا دی جائے گی —"

ایک سانپ نے کہا:

"ہم اس کا قیمہ قیمہ کر کے کھا جائیں گے"

دوسرے نے کہا:

"میرا زہر جادوگر راہب کے جسم کو پانی بنا کر بہا دے گا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیسرا سانپ بولا :

"میں اس کے جسم میں آگ لگا دوں گا۔"

سفید سانپ نے کہا :

"خاموش رہو میرے دوستو، ہم اُسے ہرگز ہرگز زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

سفید سانپ نے ماریا کی طرف دیکھ کر کہا :

"عظیم بہن، اب تم اسی جگہ ہمارا انتظار کرو — ہم نیچے تہ خانے میں جا رہے ہیں —"

چاروں سانپ اندھیرے میں غائب ہو گئے — ماریا کو ان سانپوں نے بڑے آرام سے دیکھ لیا تھا — یہ سانپوں کے بادشاہ اور وزیر سانپ تھے — ماریا تابوت سے باہر نکل کر پتھروں پر بیٹھ کر گرجا گھر کے ٹوٹے ہوئے مینار کو تکنے لگی جو رات کے اندھیرے میں بڑا پُراسرار لگ رہا تھا —

گرجا گھر کے خفیہ تہ خانے میں جادوگر راہب خزانے کے تابوت کو گھسیٹتا ہوا تہ خانے کی اندھیری سیڑھیوں تک لے آیا تھا — وہ بھاری خزانے کے تابوت کو اپنا پورا زور لگا کر سیڑھیوں کے اُوپر چڑھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک اُسے اندھیرے اور خاموشی میں سرسراہٹ کی سی آواز سنائی دی — جادوگر راہب نے چونک کر سیڑھیوں کی دیوار کی طرف دیکھا، کیونکہ

آواز اس دیوار کی طرف سے آئی تھی۔

اُسے دیوار پر سُرخ سُرخ انار کے دانوں ایسی آنکھیں چمکتی نظر آئیں — وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ کس کی آنکھیں ہیں — اُس نے ایک منتر پڑھ کر دیوار کی طرف پھونکا — مگر آنکھیں اُسی طرح اُسے گھورتی رہیں — پھر اپنے آپ آنکھیں غائب ہوگئیں —

تہ خانے کی فضا میں ایک بار پھر سناٹا چھا گیا۔

جادوگر راہب نے خزانے کو سیڑھیاں چڑھانے کی کوشش دوبارا شروع کر دی — ابھی وہ پہلی سیڑھی تک خزانے کو بڑی مشکل سے لایا تھا کہ پیچھے فرش پر تہ خانے کے درمیان میں جہاں شاہ بلوط کے بادشاہ کا تابوت تھا، چرچراہٹ کی آواز آئی — جادوگر راہب وہیں رُک گیا — اُس نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تابوت کو دیکھا — شاہ بلوط کے بادشاہ کے تابوت کا ڈھکنا خود بخود اُوپر اُٹھ رہا تھا —

جب ڈھکنا تھوڑا سا اُوپر اُٹھ آیا تو اُس کے اندر سے بادشاہ کے ڈھانچے کی سفید کھوپڑی نے جھانک کر جادوگر راہب کو دیکھا — راہب کے جسم میں خوف کی ٹھنڈی لہر دوڑ گئی — اُس نے زور زور سے جادو کے منتر پڑھنے شروع کر دیے — لیکن اس کھوپڑی پر بھی جادو کے منتروں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب گھبرا گیا — مگر اُس نے ہمت نہیں ہاری تھی — وہ خزانے کو ہر حالت میں وہاں سے نکال کر لے جانا چاہتا تھا — اُس نے فرش پر سے ایک پتھر اُٹھا کر تابوت کے اندر سے جھانکتی ہوئی سفید کھوپڑی پر مارا —

پتھر کھوپڑی کے اُوپر جا کر لگا — مگر جیسے کھوپڑی پر کوئی اثر نہ ہوا — وہ اسی طرح تابوت کے اندر سے جھانک رہی تھی۔

اب کھوپڑی نے آہستہ آہستہ تابوت سے باہر نکلنا شروع کیا — جادوگر راہب نے اُس کی طرف دھیان دینے کی بجائے خزانے کے تابوت کو سیڑھیوں کے اُوپر کھینچنے کی کوشش کو تیز کر دیا۔ وہ خزانے کو چوتھی سیڑھی تک لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ چوتھی سیڑھی کے اُوپر اُسے ایک بار پھر وہی لال لال انار کے دانوں ایسی آنکھیں اندھیرے میں دہکتی دکھائی دیں —

جادوگر راہب نے جادو پھونکا — آنکھوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ اسی طرح اُسے گھورتی رہیں —

جادوگر راہب تابوت کو پانچویں سیڑھی تک لے آیا — اُس نے بائیں طرف دیکھا — تابوت کی کھوپڑی اُس کی طرف فرش پر رینگتی چلی آ رہی تھی — جادوگر راہب نے ایک اور پتھر اُٹھا کر کھوپڑی پر مارا —

پتھر کھوپڑی کو زور سے لگا، مگر کھوپڑی برابر آگے بڑھ رہی

تھی — پھر کھوپڑی پہلی سیڑھی کے پاس آ کر رُک گئی —

جادوگر راہب نے اوپر دیکھا — ساتویں سیڑھی پر سرخ انار کے دانوں ایسی آنکھیں اس کی طرف گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں۔ جادوگر راہب کو ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اُسے کسی جال میں پھانسا جا رہا ہے — اُس نے خزانے کے تابوت کو پانچویں سیڑھی پر رکھ دیا اور اُسے جس قدر جادو کے منتر یاد تھے، اُس نے پڑھ پڑھ کر چاروں طرف پھونکنے شروع کیے

لیکن ایسا ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے جادو کا اثر ختم ہو چکا تھا —

اصل میں بات یہ تھی کہ اس کے چاروں طرف ایسی مخلوق تھی کہ جس کے پاس اُس سے زیادہ طلسم تھا — کھوپڑی کی آنکھوں کے سوراخ میں سے بھی دو کالے سانپوں نے باہر نکل کر کھوپڑی کے اوپر چڑھ کر پھن اٹھا لیا اور اپنی زبانیں سسکانے لگے — پھر ایک طرف سیڑھیوں کے اُوپر روشنی سی ہو گئی — جادوگر راہب نے اوپر دیکھا — روشنی کا ایک دائرہ سا تھا جس کے اندر ایک سفید سانپ پھن اٹھائے کھڑا تھا —

جادوگر راہب کو پسینہ آ رہا تھا —

سفید سانپ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اُترنے لگا — جادوگر راہب تابوت والا خزانہ چھوڑ کر پہلو والی دیوار کی طرف بھاگ کر کھڑا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوگیا۔ سفید سانپ نے یا دوسرے سانپوں نے لپک کر جادوگر راہب کو پکڑنے کی کوئی کوشش نہ کی۔

کھوپڑی والے سانپ کھوپڑی کے سر پر خاموشی سے پھن اٹھائے بیٹھے رہے۔ تینوں سانپوں کی انار ایسی دہکتی آنکھیں بھی اندھیرے میں اسی طرح گھور رہی تھیں اور سفید سانپ بھی بڑے وقار سے نیچے چلا آرہا تھا۔ پانچویں سیڑھی پر خزانے کا تابوت آگیا تو سفید سانپ اس کے اوپر چڑھ گیا۔ پھر وہ خزانے کے تابوت کے اوپر سے پھسل کر نچلی سیڑھی پر آگیا۔

جادوگر راہب بھی دیوار کے ساتھ ساتھ سیڑھیوں کی طرف کھسکنے لگا تھا۔ اب وہ تہہ خانے سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔ سیڑھیوں کے اوپر تہہ خانے کا بھاری دروازہ کھلا تھا۔ وہ اگر کسی طرح سے چھلانگ لگا کر سیڑھیوں پر آجائے تو بڑی آسانی سے سیڑھیاں پھلانگ کر باہر بھاگ سکتا ہے۔ جادوگر راہب یہی سوچ رہا تھا۔

وہ کھسکتا کھسکتا پہلی سیڑھی کے قریب آگیا تھا۔ اس نے سانپوں کی طرف دیکھا۔ سفید سانپ کھوپڑی والے سانپوں کے پاس آکر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا تھا۔ کھوپڑی کے سانپوں نے گردنیں جھکا کر اسے سلامی دی تھی۔ تینوں سانپ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ آپس میں کوئی بات کر رہے ہیں۔ کوئی صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ باقی سانپوں کی سرخ آنکھیں بھی سیڑھیوں سے اب نیچے آچکی تھیں اور اندھیرے میں سامنے والی دیوار کے پاس چمکنے لگی تھیں۔

جادوگر راہب نے یہ موقع غنیمت جانا۔ اس کی زندگی اور موت میں بس ایک سامنے والی سیڑھی باقی رہ گئی تھی۔ اگر وہ ہمت کر کے چھلانگ لگا کر کسی طرح سیڑھیاں چڑھ جائے تو اس کی زندگی بچ سکتی تھی، کیونکہ اسے یقین ہوگیا تھا کہ وہ چاروں طرف سے موت میں گھر چکا ہے اور یہ سانپ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

یہ سانپ موت کے سانپ تھے۔ جن پر کسی قسم کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

جادوگر راہب نے دیوار سے ذرا ہٹ کر بھاگنے کے لیے ایک قدم آگے اٹھایا ہی تھا کہ تہہ خانے کی اندھیری فضا میں بجلی کی زبردست چمک اور کڑک پیدا ہوئی اور وہ ڈر کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔

اس کی آنکھیں چکا چوند ہوگئیں۔ اس کے کان جیسے پھٹ گئے۔ زبردست روشنی کے بعد ایک دم سے تہہ خانے میں گہرا اندھیرا چھا گیا۔ جادوگر راہب نے آنکھیں کھول کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیڑھیوں کی طرف دیکھا —

سیڑھیاں اُسی طرح خالی تھیں — سفید سانپ اُسی طرح کنڈلی مارے روشنی کے ہالے میں پھن اٹھائے بیٹھا تھا — کھوپڑی کے اُوپر بھی دونوں سانپ خاموش بیٹھے اپنی زبانیں لہرا رہے تھے —

لال لال سُرخ آنکھیں اندھیرے میں دکھائی دے رہی تھیں — جادوگر راہب ڈر گیا — کہیں وہ آنکھیں اُس کے کپڑوں کے اندر تو نہیں آگئیں ؟ کہیں وہ سانپ اس کے کپڑوں میں تو نہیں گُھس گئے ہیں ؟ اُس نے آہستہ آہستہ ڈرتے ڈرتے اپنے بادے کو ٹٹولا — سانپ کہیں نہیں تھے — اب اُس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے گا — یہ اُس کی زندگی کا آخری موقع تھا — اگر اب اُس نے ہمّت سے کام نہ لیا تو پھر اس کی ہڈیاں بھی ایک روز اسی تہہ خانے میں پڑی ہوں گی —

وہ کھسکتا کھسکتا پہلی سیڑھی کے بہت قریب آگیا تھا۔ اُس نے اپنا دایاں پاؤں سیڑھی پر رکھ دیا — پھر اُس کے اندر جیسے کوئی آسمانی طاقت آگئی، جیسے جادو کے زور سے وہ ایک زبردست طاقت والا جن بن گیا تھا — اُس نے اپنے جسم کو ایک زوردار دھکا دیا اور اچھل کر سیڑھیوں کے اُوپر آ کر دروازے کی طرف بھاگا۔

راستے میں پانچویں سیڑھی پر خزانے کا تابوت پڑا تھا۔ اب اُسے اس خزانے سے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی — وہ اپنی قیمتی زندگی کو سانپوں کی موت سے بچانا چاہتا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح تہہ خانے کے دروازے کی طرف لپکا جا رہا تھا — جب وہ آخری سیڑھی پر پہنچا تو یہ دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہوگیا کہ تہہ خانے کا دروازہ بند ہو چکا تھا —

اُس نے دروازے کو دھکا دیا، مگر اُوپر سے سِل پورے وزن کے ساتھ نیچے گر چکی تھی — جادوگر راہب کو اپنے جسم میں سرسراہٹ محسوس ہوئی — اس نے ایک ہاتھ بادے کے اندر ڈالا تو اس کے ہاتھ میں ایک سانپ آگیا — باقی لال آنکھوں والے سانپ اس کی گردن پر نکل کر اُسے گھُورنے لگے —

راہب جادوگر کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ سیڑھیوں پر سے لڑھکتا ہوا خزانے کے تابوت کے اُوپر گرا اور بے ہوش ہوگیا —

سفید سانپ بڑے سکون سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

- جادوگر راہب کے ساتھ کیا گزری ؟
- ماریا وہاں سے کس طرف کو گئی ؟
- سر کٹی شہزادی کی لاش کا کیا ہوا ؟
- ناگ کی لاش کب تک تالاب میں پڑی رہی ؟

ان سوالوں کے جواب آپ کو اس ناول کی اگلی یعنی

"**پتھر کا ہاتھ**" میں ملیں گے ۔

اپنے قریبی بک سٹال سے قسط ۱۲ طلب فرمائیں ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قدم قدم حیرانی، ہر موڑ پر نئی کہانی

نیا سلسلہ

عمران ریحان ایڈونچر

- دو دوست دُنیا کے سفر پر پیدل گھر سے نکلے
- سنسنی خیز واقعات اور حیرت انگیز حالات سے گزرتے ہُوئے اُن کا یہ دلچسپ اور معلوماتی سفر ایک مُلک سے دوسرے مُلک تک جاری رہتا ہے۔
- اس سفر میں اُن کا واسطہ خطرناک جنگلات، تپتے ریگستانوں، پُراسرار گلی کوچوں کے آسیبی مکانوں اور غیر مُلکی جاسوسوں کے جال سے پڑتا ہے۔
- ایڈونچر، سسپنس، سراغرسانی، جاسوسی اور معلوماتی سفر کا انتہائی دلچسپ سلسلہ

مُصنّف: اے حمید

(۱) لنڈی کوتل کا بھوت
(۲) مفرور قیدی
(۳) ہینڈز اَپ
(۴) ہیروں کے چور
(۵) شاہی تاج کی چوری
(۶) خُونی راز

نیا مکتبہ اقرأ

۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور